مخطوطے کا نام

مصنف : خلیل الرحمٰن (مجد)

عنوان :

ترتیب :

اردو شاعری - دیوان

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

درین ایام فرخنده فرجام دیوان القدس بنیان مدح محبوب سبحان

نعت حبیب رحمان مسمی بہ نعت محمدی و دفتر مدح احمدی یعنی

دیوان خلیل

سنہ ۱۳۱۰ھ

من تصنیف شاعر شیریں زبان فصیح بیان زبدہ بلغائے زمان عمدہ فصحائے جہان

عاشق رسول منان مولانا قاری و حافظ محمد خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری حنفی

در مطبع پن پرکاش واقع شہر بلند باہتمام منشی کمیت پرشاد مہتمم طبع شد

قیمت فی جلد ۳ر

۱۰۰۰ جلد

عاشقو دوڑو خریدو جلد لو | دیکھو آ کر ذرا کرو مت بھول
نعمتِ ہر دو جہان حاصل کرو | باغ اسلام کے کہلے کیا پھول

دیباچہ

اللھم صل علیٰ سیدنا
محمد و علیٰ آل سیدنا محمد بعدد کل معلوم لک
[illegible]

الحمد للہ رب العلمین وآلہ الطیبین	بسم اللہ الرحمن الرحیم	والصلوٰۃ علیٰ خیر المرسلین واصحابہ الطاہرین

حمد خالق اور نعتِ مصطفےٰ | ہو وے کب مخلوق ناقص سے ادا
کر تو اپنا ماجرا اب کچھ بیان | تا کہ تیرا حال ہو سب پر عیان
نام رحمن ہے مرا اور ہے خلیل | ہون گدائے احمد ربِ جلیل
مجکو رہتا تھا ہمیشہ شوق علم | دل کو بھایا تھا مرے بس ذوق علم
علم تھے جتنے پڑھے مینے تمام | علم تفسیرات و سنت اور کلام
[illegible] اور منطق کو آخر تک پڑھا | بہرۂ کامل ہر اک فن سے لیا
[illegible] احمد حسن اوستاد ہین | پاس میرے اونکے سب اسناد ہین

قصیدہ تعریف اوستاد خود

ہر اک فن مین کامل ہے احمد حسن | علیم اور فاضل ہے احمد حسن
جہان مین نہین کوئی اوسکی مثال | خدا سے بہی واصل ہے احمد حسن
دلِ مرتضےٰ جان احمد حسن | وزارت کے قابل ہے احمد حسن

ذہین وذکی ہو فطین و لبیب
عقیلون مین شامل ہے احمد حسن

وہ مدت سے رہتے ہین اب کانپور
خردار و عاقل ہے احمد حسن

قناعت اوسیکو مسلم ہوئی
کسی سے نہ سایل ہے احمد حسن

شجاعت مین یکتائے عالم ہے وہ
بڑا مرد و شہ دل ہے احمد حسن

اوسے حظ وافر ہے عرفان سے
معلے منازل ہے احمد حسن

خلیل اوسکی مدحت تو ممکن نہین
سراسر فضایل ہے احمد حسن

شاعری کا شوق دلمین تہا ذرا
گاہے گاہے کچھہ لکھا کرتا بڑا

شوق جب مجکو ہوا پہر بیشتر
پانی پت مین مین گیا بس بے خطر

شاعر بے مثل وان پر ہین رضا
یہہ تخلص اور حسن اسیر لگا

ہے حسن ہے اور رضا سے اونکا نام
غالبِ شاعر کے ہین تلمیذ تام

جسقدر تعریف اونکی مین لکھون
اوس سے افضل اون کو سمجھو از فزون

زلف وخط کا حال پہلے کچھہ لکھا
پر نہ پایا اس مین کچھہ مین نے مزا

پہر ہوا انبالہ مین میرا گذر
حضرتِ سائین توکل شاہ پیر

معرفت کا شوق مجکو وان ہوا
جو کہ قسمت مین لکھا تہا وہ ملا

پہر تو عشقِ احمدؐ و اللہ پاک
دل مین حاصل ہو گیا بے خوف و باک

رات دن رہتا تہا مجکو شغل ذکر
تہی توجہ روز و شب اور یاد و فکر

حضرتِ سائین توکل شاہ کا
وصف مجہہ سے ہو بیان امکان کیا

قصیدہ در تعریف حضرت پیر و مرشد خود سلمہ

ہے توکل شاہ فخرِ اولیا
موردِ لطف و عنایاتِ خدا

مثل اور ہمسر نہین اوسکا کوئی
عالم علم لدنی ہے بڑا

اوسکی ہو توصیف مجہہ سے کیا رقم
مصدر جود و کرم ہے باعطا

فیض اوسکا سارے عالم کو محیط
گوہر دریا محیط باسخا

عاشق ذات الہی ہے وہی
خاصۂ حضرت جناب مصطفےٰ

ذات حق مین رہتے ہین ہر وقت محو
گاہ حال صحو ہے گہ سکر سا

فقر اون کی ذات پر عاشق ہوا
فخر اون کے در پہ رہتا ہے کہڑا

ہے قناعت اونکا شیوہ روز و شب
ہے توکل کا علم اوس جا گڑا

وارد و صادر جو آتے ہین وہان
ظاہر و باطن کی پاتے ہین غذا

ہے ہمیشہ فیض اونکا عام خلق
فیض اون کے در پہ رہتا ہے پڑا

شہ توکل شاہ پیر باکمال
ہادی کامل وہ ہے اور رہنما

مرشد بےمثیل و ہمتا بےنظیر
رہبر روشن ضمیر و باصفا

معرفت آگاہ و عرفان دستگاہ
بادل پر درد و قول بارضا

بے مدد اوستاد کے دل پر تمام
علم باطن سر مخفی کہل گیا

ایسے نکتے ہین زبان پر آشکار
جنکا ملتا ہے کتابون مین پتا

کیا بیان ہو اونکی مدحت ای خلیل
میری مدحت سے سوا ہین وہ سوا

ایک دن آیا مجہے پہر یہہ خیال
یعنی لکہہ مدح نبی مین اک مقال

فی البداہت جو زبان پر آگیا
ایک ہفتہ مین وہ سارا لکہہ لیا

پہر خیال طبع آیا لا کلام
تاکہ ہو مدح نبی سے فیض عام

آخرت کا توشہ مینے یہہ لکہا
شائقین نعت کو تحفہ دیا

جو پڑہے اور دیکہے اسکو اے خدا
اوسکی کر حاجات دنیا تو روا

گر کہین پر سہو اس مین ہو ذرا
عفو کرنا میری وہ للّٰہ خطا

کیونکہ انسان اور نسیان ایک ہے
اک الف کا فرق اس مین دیکھہ لے

ہے سہارنپور میرا شہر خاص
باپ دادا سے اوسیکا اختصاص

یا الٰہی میرا دیوان کر قبول
بہر آل اطہر و ذات رسول

ہے یہہ دیباچہ کی میرے انتہا
اب یہہ دیوان کی ہے میرے ابتدا

در تعریف شہر خود سہارنپور و اہل آن

شہر سے اپنے مین بس خورسند ہون
اوسکی الفت کا بڑا پابند ہون

مرحبا اے شہر باخوبی مرے
مرحبا اے باخوش اسلوبی مرے

ہے سہارنپور جاے دلفریب
ہے بجا اوسکو کہین طاؤس زیب

اوسکی خوبی سے مین بس حیران ہون
اوسکی صورت پر سدا قربان ہون

معرفت کا ہر جگہہ پر راز ہے
عارفون کا شہر وہ دمساز ہے

ہر جگہہ پیدا ہین اسرار نہان
ظاہر و باطن کا اوسکی کیا بیان

ہے جمال یوسفی ظاہر وہان
ہے ہر اک فن کا غرض ماہر وہان

ہے صباحت اور ملاحت کا جہان
اوسپہ مہر و مہ کرین قربان جان

ہے جمال اور ہی جلال اوسکا بہم
دور ہے سو مرحلہ وان سے عدم

ہند کی آنکھون کی ہے وہ مردمک
شہر ہے بیمثل وہ بے ریب و شک

اوسپہ عاشق ہے جہان کی بس نظر
ہے مسرت کی ہر اک جا پر خبر

سب کے دل مین ہے محمد کی ولا
اوس کے ساکن ہین فداے مصطفےٰ

ہے جہان کے دل کی رونق اوسکی ساتہہ
آبروے کعبۂ جان اوسکے ہاتہہ

گلستان آباد فرخ بوستان
نادر و زیبا نگار و دلستان

ہر جگہہ پر نہر کوثر سی چلے
جا بجا سبزہ زمرد سا اُگے

جسکو ایسے شہر مین رہنا ملا
پالیا اوسنے سدا آب بقا

باغ مین ہین مرغ خوش الحان سب
دل کی طوطی بلبلان جان سب

روضۂ جنت کی نزہت ہے وہان
باغ رضوان کی طراوت ہے وہان

ایک فتنہ وان نہین اے روزگار
ہے مگر اک فتنہائے چشم یار

غمزدون کو ہے وہان بربس پناہ
ناشکیبون کا ہے وان پر ہی پناہ

اے خدا تو ساکنون کو وان کی بخش
حب احمدؐ اون کے دلپر کر تو نقش

تو مرادین سب کی بر لا اور بچا
آفت و رنج و بلا سے اے خدا

در تعریف جامع مسجد سہارنپور

زیب کون و مکان بنی مسجد
دیکہو ایسی کہان بنی مسجد

جلوہ فرمائے کن ہوئی ہے وہ
رونق دو جہان بنی مسجد

جسکی آنکھون مین بس گئی ہے وہ
اوسکو ہے نوریان بنی مسجد

ہے عمارت صفا مصفا فرش
غیرت آسمان بنی مسجد

تاج بی بی کا روضہ اوس سے دنگ
دلبر و دلستان بنی مسجد

گرچہ دہلی مین ہے عجب مسجد
بہتر اوس سے یہان بنی مسجد

اوس کے سب پر فضا در و دیوار
دیکہو اے مردمان بنی مسجد

کوہ الوند سی عمارت ہے
جان فزا ابگیمان بنی مسجد

گنبد اوسکے عجب ڈہلے دیکہو
راحت روح و جان بنی مسجد

کیسی خوبی کا وہ مکان ہے واہ
عرش روحانیان بنی مسجد

ایسے حسن وجلا سی پر ہے وہ | روح جسمانیان نبی مسجد

مناجات بدرگاہ واہب العطیات

اے خدا اے مالک کون ومکان | مین نہایت ہون غریب وناتوان
پر گناہ وجرم وعصیان ہون کریم | ظالم وجاہل نہایت اے رحیم
نیک کر اپنے کرم سے میرا حال | دور ہو دل سے مرے رنج وملال
بخش عصیان میرے اپنے فضل سے | چشم رحمت سے ادہر بھی دیکھلے
عاشق احمدؐ تو کر مجکو خدا | مبتلا اے نام حضرت مصطفےٰ
عشق احمدؐ سے نہو دلکو فراغ | گور مین ہو عشق احمد کا چراغ
قبر مین دیدار حضرت ہو حصول | دل فرشتون سے نہووے کچھہ ملول
عشق احمدؐ سے معطر کر دماغ | تو حقیقت کا ہمین دکھلا سراغ
سید عالم نبی خیر البشر | حشر مین للہ نظر مجھپر تو کر
نام احمدؐ سے رہے الفت سدا | عشق احمد کا خدایا کر عطا
یا محمدؐ مصطفےٰ للہ نظر | دور کر محشر کا ہم سے تو خطر
جنت و دوزخ کا سرور ہے توئی | سب سے افضل سب سے بہتر ہے توئی
از طفیل آل واصحاب اے نبی | مشکلین حل کر ہماری تو سبہی
عشق سے روشن تو کر دل کو مرے | شرک وبدعت سے رہون دایم پرے
مین رہون توحید پر ثابت قدم | یاد سے تیری نہ غافل ہو یہہ دم

در تعریف مدینہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عجب جان فزا ہے مدینہ نبی کا | بڑا خوش ہوا ہے مدینہ نبی کا

جسے عشق احمد سے ہے دل سے ہمیشہ
اوسے سرمہ سا ہے مدینہ نبی کا

زمین بوس اوسکا ہے چرخ مدور
پسند خدا ہے مدینہ نبی کا

عجب وضع وخوش قطع ہے شہر یثرب
زہے خوش بنا ہے مدینہ نبی کا

وہان چشمۂ فیض جاری ہے ہر دم
بہت خوشنما ہے مدینہ نبی کا

نہین باغ رضوان کی کچھہ مجکو خواہش
مرے دل لگا ہے مدینہ نبی کا

ید موسوی کی ضیا اوس سے محجوب
عجب پر ضیا ہے مدینہ نبی کا

نہین مثل اوسکی کوئی شہر ہرگز
بڑا مہ لقا ہے مدینہ نبی کا

مدینہ چمن ہے بصد رنگ و خوشبو
خوشا خوش لبا ہے مدینہ نبی کا

ہجوم ملائک وہان ہے ہمیشہ
خدا کی رضا ہے مدینہ نبی کا

بڑی اوسکی قسمت کہ رہنے کو جسکو
ہمیشہ ملا ہے مدینہ نبی کا

بہار اوسکے کوچون مین جنت کی مانند
کہ رونق سرا ہے مدینہ نبی کا

لکھون کیا مین تعریف یثرب کی اسکو
کہ عین عطا ہے مدینہ نبی کا

وہان رحمت حق ہی نازل ہے ہر دم
حبیب خدا ہے مدینہ نبی کا

خلیل اوس مقدس مکان کا بیان ہے
سنو دلکشا ہے مدینہ نبی کا

شروع قصاید وقطعات تاریخ

قصیدہ در مدح جناب فیض مآب منشی محمد عبد العزیز خان صاحب کوتوال بلند شہر متوطن شہر کانپور معاون طبع دیوان خلیل

پناہ غریبان ہے عبد العزیز
نگہبان مہمان ہے عبد العزیز

مشرف بہ تشریف لطف اله
عجب مہر تابان ہے عبد العزیز

شجاع و دلیر و بہادر جری
سخنگو سخندان ہے عبد العزیز

ٹپکتا ہے چہرہ سے اوسکے علو
تعلی کے شایان ہے عبد العزیز

شب و روز خیز راہ قرب خدا
کسی کا نہ جویان ہے عبد العزیز

چھپے میرا دیوان نعتیہ اب
یہی میرا ارمان ہے عبد العزیز

کہا جب یہہ اون سے کہا خوب ہے
غلام رسولان ہے عبد العزیز

خدا ترس عادل سخن سنج ہے
عجب کان احسان ہے عبد العزیز

خرد پرور و دانش آموز و فرد
فراست نمایان ہے عبد العزیز

بڑا نکتہ رس اور سخنور ہے وہ
مددگار ایمان ہے عبد العزیز

خلیل اوسکی تعریف کب ہو بیان
بدیع زبانان ہے عبد العزیز

قطعہ تاریخ تصنیف دیوان خلیل از شاعر نازک خیال شیرین مقال جناب داروغہ عبد العزیز خان صاحب سلمہٗ

لکھہ کے حضرت خلیل نے تعریف
اپنا دیوان جب سنایا ہے

مجہہ سے ہاتف عزیز تب بولا
آج مرآت خلد پایا ہے

سنہ ۱۳۰۹ھ

قطعہ تاریخ وفات جناب ملا اک آما شجاع الدین صاحب حسب فرمایش جناب فرشتہ خصایل خجستہ شمایل داروغہ وجیہ الدین صاحب سلمہ طبعزاد فی البدیہت مصنف دیوان

چون شجاع الدین صاحب زحب نیست
زین جہان رفت ست از ما ہر فرح

چون خلیل از سال تاریخش شمرد
حاصلش شد از ترح با صد ترح

۱۰ ۱۳

قطعہ دیگر الضیا از مصنف

سوے جنت چون شجاع الدین رفت | سینہ شق شد مردمان را زنگ فق
این خلیل از سال فوتش خوب گفت | از سر یاس و غم و رنج و قلق

قطعہ تاریخ تصنیف دیوان خلیل از جناب دار وغہ وجیہ الدین صاحب سلمہ اللہ تعالی

آن زمانے کہ ختم دیوان شد | خاص وقتیکہ مے بخشش بد
چون ز ہاتف وجیہ پرسیدش | گفت سالش سنبیل بخشش بد

۱۳۰۱ھ

قطعہ تاریخ تصنیف دیوان خلیل از ملک الشعرا مولوی غفور بخش صاحب مختار عدالت شہر

چہ نادر ہست این دیوان و اللہ | کلام با فصاحت پر عجایب
غفور از غیب ما را این رسیدست | بگو سالش کلام بد غرایب

۱۳۰۱

آغاز قصاید در نعت سرور کائنات مفخر موجودات صلعم

قصیدہ اول در نعت احمد مصطفے محمد مجتبے صلے اللہ علیہ وسلم

جہان مین جابجا چرچا ہے تیری روے انور کا | رئیس عالم دنیا ہے اور سردار محشر کا
رخ تابان کا ہو تیرے بیان امکان کب ہے یہہ | مقابل تیری اُرخ کے ہو کہان منہ مہر خاور کا
فلک ہو صفحہ کاغذ مداد بحر کلک ہو چوب | بیان ہو تیرے جب مجہہ سے شہا روی منور کا
غم مہلک الم مین فکر مین درد و مصیبت مین | بجز تیرے نہین یاور کوئی بیتاب و مضطر کا
تو مقبول خدا ہے اور حبیب خالق یکتا | تو سب بندون سے بہتر ہے تو ہی مخصوص داور کا
نہین جنت کی کچہہ خواہش نہ حرص دنیوی دلبر | عنایت مجکو بوسہ ہو محمد بس ترے در کا
جہانمین جابجا ڈہونڈا بہت کی جستجو ہمنے | قسم حق کی نپایا ایک عالم مین برابر کا

جہان مین نام احمدؐ کا ہر اک جا شور برپا ہے
زبان پر جب سے جاری ہے سبق اللہ اکبر کا

نہین ہے تشنگی سے خوف ہرگز تیری امت کو
کہ قبضے مین کیا حق نے تمہارے آب کوثر کا

ترے دندان کی کیا مدحت بیان ہو یا شہ عالم
جہان مین ہے وہی مخزن بحور آب گوہر کا

ہوا خوشبو سے عطر آمیز مشک و عنبر سارا
پڑا انپر جو اک قطرہ تری زلف معنبر کا

اگر ملجائے عمر خضر تو مدحت لکھون تیری
رہون آغاز مین غافی نہو کچھ یہ وصف سرور کا

نہو غمناک ای محزون جفا و جور دوران سے
اثر محشر مین دیکھین گے دلا ہم دیدۂ تر کا

فنائے عشق احمد مین ہے دنیا کی کیا خواہش
نہ بالین تکیے پہ تکیہ ہے بنا کچھ ہے نہ بستر کا

پسینے مین جو خوشبو ہے تری اے احمد مرسل
خجل ہے اوسکی غیرت سے سراپا مشک و عنبر کا

سر بحر عصیان مین پڑی ہے میری کشتی یہ
مگر کیا خوف تو ہے ناخدا کشتی کے لنگر کا

فرشتے گور مین آکر جو پوچھین بندہ کس کا ہے
نکلجائے زبان سے یہ کہ ہون بندہ پیمبر کا

کہان ہین شاعران دہر آکر دیکھین ناک دنگ
کہ انداز اس قصیدے مین نمایان ہے گل تر کا

ہوا ہون اسقدر گریان فراق ہجر احمد مین
گھٹا یا چشم تر نے اب مری رتبہ سمندر کا

تری شمشیر بران یا محمد ہے زبان بیباک
سخنور کوئی عالم مین نہووے ایسے جوہر کا

ہوا جو مدح گو مین اب رسول پاک خالق کا
ظہور رفعت و عزت ہے میرے سر مقدر کا

مدینہ مین مرون جا کر یہی دل کی تمنا ہے
غذا ہے میرا تن روضے کے تیرے ہر کبوتر کا

در و مرجان و یاقوت و گہر لعل بدخشانی
کہان رتبے مین ایسے ہین جو رتبہ تیری ٹھوکر کا

غلامان محمدؐ کی محمد شاہ کے باعث
وہ عالی شان ہے واللہ کہ کم رتبہ سکندر کا

لیا جب نام حضرت کا تو دو نو میم کے اندر
خزانہ مین مرے حاصل ہوا قند مکرر کا

بڑا رتبہ ہے احمد کا بڑا ابوبکر کا رتبہ
عمر عثمان کا عالی اور بڑا رتبہ ہے حیدر کا

لکھا جب مدح احمدؐ مین قصیدہ یہ بصدق دل
گمان عالم کو نقطون پر ہوا ہے اسکی گوہر کا

بیان کچھ ذات والا کا کرون کس طور حیران ہون
خدا کا نور تم جانو بیان روح معطر کا

کہان یہہ شان اقدس ہی کہان یہہ رتبہ عالی　　خدا عاشق ہے خود یعنی نبی کے جسم اطہر کا

ہوے اک مشت خاکی سے محمد کی سبھی اندہے　　صفت کفار ملعون پر تہا کچہہ کام خنجر کا

جو ڈالا چاہ مین اکبار حضرت نے لعاب اپنا　　گمان خوشبو سے اوسپر تہا ہر اک کو مشک اذفر کا

غریق لجۂ عصیان ہون عفو کل معاصی ہو　　اسیکی مجکو خواہش ہی نہین طالب مین ڈر زر کا

تری اس اوج و نعت تک کرے پرواز مرغ فکر　　کہان طاقت یہہ بازو کی کہان امکان یہہ پر کا

خلیل اس نعت کو تیری سناجنے یہی بولا
عجایب یہہ قصیدہ ہے کسی عالی سخنور کا

قصیدۂ ثانی در نعت صلی اللہ علیہ وسلم

مین سایل ہون ترے در پر محمد اپنی حاجت کا　　مدد کا تیری طالب ہون مین خواہان تیری ہمت کا

لکہا یہہ نعت احمد مین جو مینے اپنا دیوان ہے　　اسی خاطر کہ تا ملجاے مجکو باغ جنت کا

صحابہ کی برابر کوئی عالم مین نہین ہرگز　　شرف کسکو ہوا حاصل تری ہاتہونکی بیعت کا

ہمین کیا خوف و دہشت ہے بہلا نار جہنم سے　　کہ تو مالک ہی یا احمد سبہی روز قیامت کا

بلاکر عرش اعظم پر خدا نے اپنی رحمت سے　　شرف تجکو دیا احمد جہان کی کل شفاعت کا

عرب پر کچہہ نہین موقوف عالم پر ہویدا ہے　　کہ سب جلوہ یہہ عالم مین ہی تیری ہی رسالت کا

بہادر ڈر گئے تجہسے سبہون پر رعب تیرا ہے　　عجب ہے دبدبہ عالی ترا ای شاہ شجاعت کا

غنی سب ہوگئے دم مین جو تونی ایک بخشش کی　　خدا کا جود ہی بیشک نشان تیری سخاوت کا

سکندر اوسکی قسمت کو کہان پہونچے بہلا احمد　　جسے حاصل ہوا بوسہ تری مہر نبوت کا

محل کسری کا ٹوٹا اور سمان وہ ہوگیا جاری　　قریب آیا زمانہ جب تری احمد ولادت کا

کلام خوش بیان تیرا سراسر تہا بیان حق　　خدا نے تیرے قبضے مین دیا عالم فصاحت کا

شب معراج حضرت کو بلاکر عرش پر حق نے　　بہرا سینے مین نور اپنا دیا رتبہ فضیلت کا

بلاؤن کسکو یا حضرت تمھین میرے معاون ہو
معطر ہو گیا کاغذ لکہا جو وصف کاکل کا
کرے تو محو اک دم مین گناہانِ بد امت کو
مری بخشش کو کافی ہے یہی اے مصطفےٰ واللہ
حضوری گر تری ہو جا مجھے اے مصطفےٰ او اسدم
زبان پر یاد خیر تیرے کسیکی ہو نہ بس ہرگز
مجھے ہے آٹھون بہشتون سے بلائین جنتی ہردم
سُنین گے قبر مین جسدم فرشتے نام احمد کا
بہلا کیون رشک کہاتے ہین بیان میرے سے یہ حاسد
رخ پر نور کا تیرے بیان کب ہو سکے مجھسے
ہوئی جسطور عالم پر عبادت اوس احد کی فرض
محمد مصطفےٰ پر جو درود اکبار پڑہتا ہے
تمنا سابقون کو تہی کہ ہووین تیری امت مین
ترے رخسار انور مین قسم ہے ذات اطہر کی
یہی دل کی ہوس ہے بس غبار راہ یثرب سے
ازل سے مست مدحت ہون ابد تک مین رہون مداح
طفیل اس مدح اقدس کے بدولت نعت اطہر کے
خدا نے تجکو لاثانی کیا پیدا دو عالم مین
ہمین سب سے کیا اشرف خدا نے اپنی رحمت سے
طفیل اوس آل اطہر کے طفیلِ جملۂ اصحاب
بلا لے جلد یثرب مین ہین ہجران کی اب طاقت

بجز تیرے نہین حامی کوئی میری مصیبت کا
شب دیجور سے افزون بیان کیا زلف حضرت کا
جو آئے تجکو یا احمد ذرا بھی جوش رحمت کا
کہ ہاتھہ آجائے قسمت سے ترا اک تار خلعت کا
طبق چودہ کہلین مجھپر کہلے رستہ حقیقت کا
بچا راہِ ضلالت سے دکہا رستہ ہدایت کا
خدایا یہہ صلہ دے تو محمد کی محبت کا
کہین گے جا تو جنت مین نہین کچھہ کام حجت کا
دکہاتا ہون مین مدحت مین اثر اپنی طبیعت کا
کہ جون آئینہ عالم پر کہلا دروازہ حیرت کا
ہوا حکم الہی سب پہ احمد کی اطاعت کا
ملیگا اور ملتا ہے اوسے سامان رحمت کا
جہان سے لیگئے لیکن وہ سب یہ داغ حسرت کا
سراسر صاف ظاہر ہے چمکنا نور وحدت کا
پڑے آنکھون مین بس میری کبھی سرمہ بصیرت کا
صلے مین حکم ہو مجکو مدینہ کی زیارت کا
رہے باقی نہ اک ذرہ مری مرقد کی ظلمت کا
نہ دنیا مین کوئی لیوے نہ وان پر نام شرکت کا
رکہا خیر الامم حق نے تمہاری نام امت کا
دو عالم مین ہمین تو دے خدا سامان عشرت کا
اوٹھانا سخت مشکل ہے ترے اس بار فرقت کا

رہون جبتک مین دنیا مین خدایا زندہ و قایم | رہون دل سی مین بس تابع محمد کی شریعت کا
زمین فردوس غیرت مین بلا لیجے مجھے اسلام | نہایت شوق ہے مجکو ترے روضہ کی رویت کا
بچون مین شرک و بدعت سے رہون مین یاد مین تیرا غل | طفیل مصطفے یارب اوٹھی پردہ یہہ غفلت کا
محمد تاج سر عالم کا ہے سردار جنت ہے | بیان کیا کیا کرون اس جا مین اوسکی شان و شوکت کا
رکھین بس پاس روضہ کے بلا کر مصطفے مجکو | صلہ مجکو یہی بخشین وہ اپنی وصف و مدحت کا

خلیل اب اس قصیدہ کو تو کر مشہور عالم مین
مزا اس مین تو آتا ہے ہمین جنت کی لذت کا

قصیدہ سوم در نعت صلی اللہ علیہ وسلم

بڑہایا کسقدر رتبہ خدا نے ہے محمد کا | احد کو میم کے پردے مین رکھا نام احمد کا
تری ادنی عنایت سے ہر اک مشکل مری حل ہو | میسر مجکو ہو جاے جو بوسہ تیرے مرقد کا
مدینے کی اگر مجکو زیارت ہو خدا حاصل | نہ لون پہر نام مین ہرگز کسی امید و مقصد کا
فقط انسان یہ کچھہ تشریف تیری ہی نہین محصور | ملک حور و پری پر بھی دیا رتبہ تجھے حد کا
چو پہونچون روضہ اطہر مین کیا حاصل مجھے وان ہو | ملے ادنی اسا تحفہ خاص بس عیش مخلد کا
ترے دربار عالی مین مجھے کیا تاب جانیکی | نہین معلوم کچھہ مجکو شمار رتبہ خوشامد کا
فلک نے خود کلاہ مہر سر سے اپنے پہینکی ہے | جو دیکھا اوسنے اک جلوہ ترے روضے کے گنبد کا
علوم باطنی حق نے دیے تجکو عنایت سے | بنایا اوسنے واقف تجکو سب اسرار ابد کا
بلایا عرش پر حق نے بصد اعزاز و بس تکریم | ہوا شہرہ ملایک مین تری بس آمد آمد کا
قد رعنا مین جو خوبی خدا نے تجکو بخشی ہے | نہین دیکھا جہا نمین کوئی انسان اس سہی قد کا
ید اللہ ہاتھہ تیرا ہے ہوا بیعت سی یہہ ثابت | ید بیضا نے کب پایا بہلا رتبہ تری ید کا
بہت جنجال دنیا مین پہنسا ہون یا رسول اللہ | گلا آزاد ہو جاے تقید سے مقید کا

کہین تو عرش سے بالا گیا اے احمد مرسل
جہانمین سب سے شامل تہی خدا سے متصل ہردم
چلا نامردگان کا ایک ادنی تیرا رتبہ ہے
مدینہ کے بیابان مین جو رنگ سبزہ خوش آیا
دیا اجزائے خوبی کا تجہے مجموعہ کامل
مزا اس نام مین میرے زبان کو جو محمد ہے
مجہے تقدیر اب اپیچل بکوئے احمد مرسل
ترے ہر نام لینے سے ملے ہر مدعا میرا
لکہا دیوان یہہ مدحت مین برائے خاطر عشاق
ترا بس نام یا احمد حصار جان عالم ہے
زبان تالو سے چسپیدہ ہوئی گم شاعر کی عالم مز
مدینے مین بلا لیجے نبی دوسرا مجکو
صفت ہے والضحی رخ کی تو ہے والفجر پیشانی
حبیب اپنا کہے تجکو خدا یہہ شان عالی ہے
کہان ہین خضر یان آئین ترے مکتب مین اے احمد
ترے بس روے انور پر خدا عاشق ہی یا احمد
تری ابرو سے عالم نے بنی ہے آبرو پائی
ہوا قرآن یہہ حسب نازل کہ پہلے تینون دفتر پر
بہکتی ہین جو کامل تہے ہوے حب سامنے تیرے
لکہا ہے نعت مین تیری قصیدہ یہہ بخون دل
بدلکر قافیہ لایا ہون ہر اک شعر مین اپنی

پتہ پایا کسی نے کب تری اوس پاک مسند کا
بیان کب ہو ترے گہر کے شہ ارکان مشید کا
گذرگاہ قدم تیرا ہے سر طاق زبرجد کا
حقیقت مین کہان ہے رنگ ویسا ان زمرد کا
لگا تہا انبیا کو ہاتہہ پارہ اس مجلد کا
بیان کب ہو عجب انداز ہے حرف مشدد کا
جہان کے سنگریزون کو شرف ہے سنگ اسود کا
تو ہی والی ہے نیکون کا تو ہی سرور ہے مجتہد کا
کہ ہر انسان مشتاق ہی کلام خوش مجید کا
دو عالم مین ہمین کافی سہارا ہے تری سند کا
کہلا جوہر کہ جب تیری ذرا تیغ مہند کا
دکہا دیجے مجہے چہرہ اوسی عشق موید کا
شب تاریک مین ظاہر اثر زلف مسود کا
جہان مین فخر ہے تو بس شہکا اپنے اب و جد کا
کسی اک طفل مکتب سے سبق پڑہ لین وہ ابجد کا
جہان سارا یہہ شیدا ہی تری زلف مجعد کا
فقط اتنا تفاوت ہی الف اوسمین تہا ید کا
کہنچا کلک قضا سے بس خط نسخ اور ند اردگا
ہوا وہ رعب اوس پر گر پڑا اسکا بہری گد کا
شہا مالک ہے تو اسکی اجابت کا یہی اور رد کا
قصیدہ کم نظر آیا ہے بیشک اس مشدد کا

مقدس سب مضامین ہین مرے دل مین جو آتے ہین — مرے اس خانۂ دل مین نہین کچھ کام مرتد کا

کوئی دنیا مین ثانی کب ہوا پیدا ترا احمدؐ — ملا ہے قرب ایسا کسکو خالق ذات اوحد کا

نکہائے قبر مین مٹی مرے اس جسم خاکی کو — کرے پرواز جب طایر مری روح مجرد کا

ملایک کی کہان قسمت کرین وہ طاق ابرو کو — تری اے مصطفیٰ خانہ مع المحراب معبد کا

یہہ حسرت ہے مرے دل کی کہین جلکر کے تیر بن — بناؤن تن کو مین اپنی غذا اہر مور اور دد کا

خلیل مدح گو احمد تری مدحت سی عاجز ہے
لکھے کیا وصف یہہ تیرے شہا خال و رخ و خد کا

قصیدہ چہارم در نعت صلی اللہ علیہ وسلم

عجب کیا ہے جو ہو مقبول مطلع میرے دیوان کا — لبون پر ہر زبان جاری ہی میرے شکوہ نور دلان کا

لکھا جب وصف نعت مصطفیٰ مینے بصدق دل — تو حاصل ہو گیا دل مین مرے سب نور عرفان کا

سراپا مصحف خالق بھرا ہے نعت حضرت سے — لکھون کیا وصف ششدر ہون تری گیسوے پیچان کا

مدینہ کی طرف مجکو خدایا کر سفر پیدا — بہت مشتاق ہی اے دل مرا دید بیابان کا

جلا جاتا ہے سینہ سب تری اس نار فرقت سے — کہان تک مین کرون احمد بیان اس غم پنہان کا

قیامت تک خجل ہو کر چھپے خورشید مغرب مین — جو دیکھے منہ کہین اکدم مرے اس داغ ہجران کا

اگر مہ سے کرون تشبیہ یہہ کب ہے بجا مجکو — ترے رخ کا نہین ثانی نہ گوہر شل دندان کا

ہزارون سال پیشانی کرے سودہ زمین پر گو — نہو ہمرنگ لب ہر گز ذرا یاقوت رمان کا

مدینہ مین محمد کے مجھے یارب قضا دیجو — نہین طالب مین بس ہر گز کبھی گلزار رضوان کا

خجل ہون ماہ و خور دو نو دکہا دو ایک جلوہ گر — محمد مصطفیٰ اپنے رخ پر نور و تابان کا

عجب قدرت تری ہی رب کہ میرے واسطے تونے — بنایا آئینہ نادر مری ہے چشم حیران کا

لکھون مضمون کیا تیرے خط و خال اور خد کا مین — مرے تو سامنے آتا ہے بس مضمون قرآن کا

ترے اوس حسن عالمگیر کا جلوہ پڑا جسدم
مرا سینہ سراپا ہو گیا بحیرت چراغان کا

ہمیشہ بوسہ دیتا ہے یہی چرخ نیلگون تجکو
یہی مقصد نظر آیا مجھے گردون گردان کا

لبون کو دیکھکر تیرے شہا رونق شفق نے لی
خجالت سے جگر خون ہی ہر اک لعل بدخشان کا

خدا نے رحمت عالم تجھے پیدا کیا احمد
بیان کب ہو سکے تجھپر خدا کے لطف و احسان کا

ہوا اسیر غیرت سنبل ہے تیری کاکل پیچان
رخ روشن سے فق ہے منہ سدا مہر درخشان کا

مدینہ کے بیابان مین رہون زندہ قیامت تک
نہ جنت کی مجھے خواہش نہ طالب سلطنتان کا

بھلا فرقت مین روتا کب مرا ناکارہ جائیگا
کبھی تو کچھ اثر ہو گا مری اس چشم گریان کا

نظر آوے قیامت مین سوا نیزے پہ جب سورج
ہمارے سر پہ سایہ ہو محمد تیرے دامان کا

زیارت کو مدینہ کی خدایا دل ہی طالب
بہت شایق ہی دل میرا مدینہ کی گلستان کا

مرے ہین جو کہ امت مین تری ای احمد مرسل
چمکتا ہے دلون مین اونکے آفتاب نور ایمان کا

بھلا پہونچے تقرب کو ترے اے فخر کل عالم
کہان مقدور و رتبہ ہی یہہ اس بنیاد انسان کا

مرے اس مرغ جان کو تو بنا بلبل مدینہ کا
نہین طالب مین دنیا مین کسی سے برگ و سامان کا

مدینہ کو چلا جاگا ابھی اے دل نہ گھبرا تو
کہ حد سے بھی فزون ہے فضل الله پاک یزدان کا

تو اشرف انبیا سے ہے تو اعلی اولیا سے ہے
تو ہی مقبول ایزد ہے تو ہے محبوب رحمان کا

مین تیرا ایک بندہ ہون غلام بیقدر احمد
تو ہی مالک ہے اس تن کا تو ہی مالک مری جان کا

ترا احسان یہہ سب پر ہے شہا بیمثل و ہمتا ہے
کہ تیری ذات سے پیدا ہوا یہہ دور دوران کا

گروہ انبیا کا تو سپہ سالار ہے بیشک
دو عالم مین ہوا بیشک تو ہی سرتاج شاہان کا

بجز اسلام دین حق نہین کوئی خدا شاہد
عقیدہ ہے یہی دنیا مین ہر انسان مسلمان کا

کرے دعوی تری مدحت کا کب زیبا کسیکو ہی
بلا شک دعوئی باطل یہ ہی بس کام نادان کا

کہان ہی قیصر و فغفور و دارا کو وہ بس رتبت
معلی رتبہ ان سے ہی ترے ادنی سے دربان کا

خجل غرقاب لب سے ہی ترے اے مصطفی والله
شفق لعل بدخشانی سراپا جسم مرجان کا

لکہے جو نعت حضرت کو ہر اک دم مین مباہات
حقیقت مین وہی ہے بیشک ہے ہندہ خاص یزدان کا

پریشانی و حیرانی مین جز ہیر فرشتے نہین مونس
محمد مصطفے مونس تو ہوا اس دل پریشان کا

خلیل ایسے قصاید یہہ لکہے ہین تمنے بس نادر
بہلا دیکہین پڑہے کیسے کوئی صاحب خوش الحان کا

قصیدہ پنجم در نعت صلی اللہ علیہ وسلم

ملی نعت محمد سے یہہ جاگیر
کہ خوش آئی جو عالم کو یہہ تقریر

محمد روشنی چہرہ دل
محمد زیب بانگ و زیب تکبیر

زبان ہو گنگ اوس شاعر کی بیشتاب
کرے نعت محمد مین جو تقصیر

لکہی دل سے جو مدح شاہ اکرم
منور دل ہوا جون مہر تنویر

ہزارون سر نگون ہوتے تہے بدکیش
جو چلتی تہی ذرا حضرت کی شمشیر

چلا جا کس لئے نقاش آیا
نہین کہینچنے کی تجہسے اوسکی تصویر

طبیعت کا مری اب زور دیکہو
عجب یہہ نعت مین کرتا ہون تحریر

محمد افتخار ہر دو عالم
بہ نزد حق بڑی ہے اونکی توقیر

محمد ہی محمد ہے زبان پر
رگ و پے مین مری کی اوسنے تاثیر

عجب آب و ہوا ہے شہر یثرب
عجب آواز دلچسپ عصافیر

محب آل احمد ہون مین واللہ
فدا سو جان ہون میری تیرے شبیر

سنی اہل سخن نے جب یہہ مدحت
دل و جان سے لگے کرنے وہ تشہیر

مری ہو نعت مقسوم اوسدم
ملون جب شہر یثرب سے بغلگیر

مس عصیان کو الفت مصطفے کی
بنائے دم مین نیکی مثل اکسیر

جب آئے عرش سے واپس محمد
تو بستر گرم تہا جنبان تہی زنجیر

محمد چار سو مشہور رو نکو را ۔ ہوئی شہرت محمد کی جہانگیر

ہوا تسلیم احمد سے مین مومن ۔ ملا منکر کو استحقاق تکفیر

مقابل جو ہوا تیرے محمد ۔ خجالت سے ہوا پابند تصویر

نہو جس دل مین الفت مصطفے کی ۔ او سے نار جہنم سے دو تعذیر

محمد پر قدرت ہے ازل مین ۔ کرے حکم ازل کو کون تغییر

کبھی وہ دن بھی ہوگا یا الہی ۔ کہ یثرب کا بنون جا کے نخچیر

محمد مصطفے کی شان دیکھو ۔ کہ عالم سب کیا دم بہر مین تسخیر

جو دیکھا روے انور مصطفے کا ۔ تو حاصل ہو گئی جنت کی تعبیر

دلون کی اپنے عشق مصطفے سے ۔ کرو اے عاشقو بتمثیل تعمیر

محمد مصطفے کی مدح کب ہو ۔ بیان ہو کس طرح رخ لب کی تفسیر

ہوا نور اوسکا سب سے پہلے ظاہر ۔ وجود ظاہری مین گو ہے تاخیر

طفیل مدح و نعت مصطفے کے ۔ نہ کچھ محشر مین ہوگی میری تحقیر

رہے دایم مجھے اشغال توصیف ۔ جواں ہو جایہ مدحت مین تری پیر

مجھے لیچل مدینہ اب تو قسمت ۔ مددگاری تو کر اے نیک تقدیر

فنا ہو جاؤن مدح مصطفے مین ۔ کہ جیسے ایک ہو ملک کشمیر

قلم مشکین ہوا کاغذ بھی مہکا ۔ جو کی مدح نبی مین ایک تحریر

قصاید مدح مین نادر لکھے ہین
خلیل اسکا صلہ حق دے بہ توفیر

قصیدہ ششم در نعت صلی اللہ علیہ وسلم

عجب ہے مدح حضرت مین یہ انداز ۔ اسی سے مجکو عالم مین ہے اعزاز

مضامین مدح احمدؐ کے لکھے یہہ — اگہ مخفی تہا مرے دلمین یہی راز
کبہی پہونچے نہ ہرگز قرب احمدؐ — اگرے کیسی ہی مرغ فکر پرواز
ملی جو حضرت احمدؐ کو تشریف — کہان پایا کسی نے ہے یہہ اعزاز
جہان پر عام ہے فیض محمدؐ — محمدؐ کا اوٹہاتا ہے خدا ناز
خدا نے مجکو بخشی ہے طبیعت — جلین حاسد پہنکین غم سے یہہ غماز
کفایت ہے مرے جرم و گنہ کو — محمدؐ کی صفت کا برگ اور ساز
جو لکھتے ہین دل و جان سے تری مدح — در فضل الٰہی اون پہ ہے باز
بلائین اپنی جانب مجکو حضرت — سنینگے جب حشر مین میری آہ آواز
ملے کب انتہائے وصف احمدؐ — مسلسل ہے نہایت اسکا آغاز
نہ جب تک مین لکہون نعت محمدؐ — رہے غم سے مری یہہ طبع ناساز
لکہا کر روز و شب تو نعت احمدؐ — نہ کر تو مال دنیا کی دلا آز
مدینہ کے سفر کی نکلے صورت — مجھے ہر دم یہی ہے بس تگ و تاز
محمدؐ کی نہین ہے مثل کوئی — خدا کا جون نہین کوئی بہی انباز

خلیل اس مدح احمدؐ کے صلہ مین
کیا حق نے تجہے ہے سب سے ممتاز

قصیدہ ہفتم در نعت صلی اللہ علیہ وسلم

پہرا احمدؐ کے در سے کون پابوس — اوسیکا نام لیتے ہین یہہ طاؤس
لکہا جب نعت حضرت مین قصیدہ — تو روشن ہوگیا دل کا یہہ فانوس
جو مدح مصطفےٰ مین ہینگے کاہل — کرینگے حشر مین سارے وہ افسوس
جو میلاد نبی سے ہوگا منکر — گرےگا وہ جہنم ہی مین معکوس

پڑھی اک دم جو مدح مصطفےٰ کی
ہوا اس راز مخفی مجکو محسوس

اذان پنجگانہ ہے یہہ نوبت
محمد شاہ کی اس ضد ناقوس

قصیدے نے یہہ اگر چاہو سمجہنا
تو پہلے حفظ کر لو ساری قاموس

عنایت مجہپہ ہے حضرت تمہاری
کرینگے کیا مرا یہہ خفیہ جاسوس

لکھی جو مدح حضرت کی اوسیوقت
مجہے حاصل ہوئی رشاہونکی ناموس

جو میلاد محمد کا عدو ہو
رہے تا حشر زندان مین وہ محبوس

کبہی اوسکو نہین خوف جہنم
کہ دیکہا آپ کا جسنے ہی ملبوس

ترے فغفور و قیصر سب ہین چاکر
شہ روم آپکا بندہ ہے اور روس

خدایا مدح میری کر تو مقبول
پذیرا کر تو اے خلاق قدوس

قفس مین جب تلک جان ہے مقید
تری مدحت سے میرا دل ہو مانوس

نجاے جو مدینہ مین نبی کے
نہین عالم مین اوس سا کوئی منحوس

یہہ مدح مصطفےٰ اخلاص دل سے
نہین ہے مکر اسمین کچہہ نہ سالوس

کرون رحلت لسوے شہر یثرب
بجا دے ایسا خالق اب کوئی کوس

خلیل اوسکی اطاعت مین ہے عالم
بخارا ہند و سند و ترک اور طوس

قصیدہ ہشتم در نعت صلی اللہ علیہ وسلم

ہے مدینہ مین نبی کے کیا بہار
جلوہ فرما ہین وہان پر یار چار

ہے نزول رحمت حق اوس جگہہ
پاسبان ہے وان ملائک کی قطار

کوے دنیا مین جو ہو بگڑا ہوا
جا کے یثرب مین وہ ہو فخر کبار

مضطرب ہون یا محمد بے خبر
بار فرقت کی نہین ہے اب سہار

چونک کر اوٹھون وہین بس خواب سے ‌ مجکو حضرت جو ذرا دین اک پکار
تیغ ہجر احمدی کا ہون جریح ‌ جان و دل مین اور جگر مین ہے فگار
ایک جان کیا چیز جو قربان کرون ‌ تجہپہ اے احمد ہزارون جان نثار
بحر عصیان مین ہوا ہون مین غریق ‌ کب گناہون کی ہے اب ہوشمار
شرع پر تیری رہین ثابت قدم ‌ تو عطا کر یا نبی بس یہہ دثار
جسطرح ظاہر ہمارا ہے درست ‌ ہو نکوئی سے ہمارا بھی شعار
خاتم دلبر کہ دکھائینگے نبی ‌ مہر کن مل جائے کابل یا سنار
تیز رو ہے گرچہ ہمت کا شتر ‌ شوم بختی مین اڑی اوسکی مہار
تاج سر عالم کے سب مین یثربی ‌ ان بزرگون سے بڑے ہین وہ صغار
خاص یثرب مین ٹھکانا گر نہو ‌ ہو میسر مجکو وان کا بس جوار
کیا ہی قسمت تھی اگر مجکو خدا ‌ تیری یثرب کا بنا دیتا حمار
ہے شراب عشق احمد کی غشی ‌ ہے ازل سے مجکو اس مے کا خمار
کیا ہی دل تلملے کر گیا تب بیا ‌ ہوگا جب کشتی مین یثرب کی سوار
روغن و شیر و شکر اس ہند کا ‌ ہے مزے مین جیسا یثرب کا خیار
جلد اب مجکو طلب بس کیجیے ‌ ہند مین مجکو نہین ہے کچھ قرار
شہر و آبادی سے نفرت دلکو ہے ‌ ہے بیابان سے بھی مجکو اب فرار
کب طبیبون سے ہو دل کی اب دوا ‌ حد سے گذرا ہجر احمد کا بخار
باغ عالم سب ترا ہی فیض ہے ‌ موجزن ہین تیری رحمت سے بحار
کھینچ سکے تصویر مانی سے کہان ‌ دست قدرت سے بنا ہے تو نگار
مین وہ وحشی ہون نہ آؤن جال مین ‌ غمزۂ چشم نبی کا ہون شکار
ہین نقاب ابر مین خورشید و مہ ‌ دیکھکر غیرت سے تیرا وہ عذار

یا نبی یا مصطفےٰ یا محترم ۔۔۔ ورد ہے میری زبان کا بار بار
ہے مری امید تجھسے یا خدا ۔۔۔ راہ یثرب کا مجھے کر تو غبار
رچگیا ہے عشق حضرت اب تو خوب ۔۔۔ ہے معطر عشق سے اب تار تار
صدمۂ ہجر نبی سے یہہ گدا ۔۔۔ ہوگیا اے دوستو زار و نزار
لے چلے مجکو مدینہ کی طرف ۔۔۔ میری قسمت سے ملے جو یار غار
اب تو لطفِ تو دکھا دے اے خدا ۔۔۔ دل کو بھایا ہے مرے وان کا دیار
اوس جگہہ کی خاک کا بستر قبول ۔۔۔ اور نہین منظور یاران کا افتخار
دیکھیے چشم عنایت سے ادہر ۔۔۔ حد سے گذرا ہے مرا اب انتظار
ہون وہ شیدا اے نبی مصطفےٰ ۔۔۔ ہے جہان مین میرا ہر جا اشتہار
رحمت حق تجھپہ للہ اک نظر ۔۔۔ دل مین اک ذرہ نہین اب اصطبار

ہوگیا مداح حضرت تو خلیل
واہ کیا ہے خوب اور خوشحال کار

قصیدہ نہم ۹ در نعت صلی اللہ علیہ وسلم

تری کیا مدح ہو مجھسے ادا اے احمد مرسل ۔۔۔ ترے بندے ہین سارے اتقیا اے احمد مرسل
کتابون آسمانی مین خبر دی حق تعالےٰ نے ۔۔۔ نہین تمسا جہان مین دوسرا اے احمد مرسل
عدوے جان مرا شیطان ہے تم ہو خضر احمد ۔۔۔ خدا کے قرب کا رستہ دکھا اے احمد مرسل
بہر وسائے قیامت مین خدا بخشیگا ہمکو بھی ۔۔۔ نہوگی رد کبھی ہرگز دعا اے احمد مرسل
ترے خاک در روضہ مرے اس درد دل کی ہے ۔۔۔ نبی ہے فیض سے تیرے دوا اے احمد مرسل
ہزارون دیدۂ تیری ہوئی فخر ولی مریم ۔۔۔ ادہر بھی اک نظر ہو جا ذرا اے احمد مرسل
یقین ہے روز محشر مین تمہاری ہی شفاعت ہے ۔۔۔ ہماری محو ہوگی سب خطا اے احمد مرسل

ملایک او سپہ قاہر ہین خدا کا قہر ہے او سپیر
عطا کر اے نبی مجکو ہمیشہ شوق نیکی کا
تری مدحت سرا عرشی ترے مداح ہین فرشی
شفیع المذنبین ہے تو رئیس المسلمین ہے تو
ہوا ہے سنگ عصیان سی دل پرزنگ یا اللہ
تری ادراک مدحت مین ہوئی عاجز خرد دانش
فلک پر ہین ملک تیرے ثنا خوان ای نبی ہر دم
اوسی مومن سی حق راضی ہے اور خوشنود عالم ہی
گہر نکلے صدف سے اور ستارون سے چمک نکلی
ترے ہی شوق مین بلبل تری ہی ذوق مین گل مل
طفیل اپنے سرو پاکے طفیل اوس دار اطہر کے
تو رکہہ ثابت قدم میرا صراط راست پر اللہ
جلادے دل کے حجرہ کو مرے تو نور عرفان سے
تری اس شان اعظم کا ہر اک عالم مین ہی چرچا
کرو تم دم مین عالم کے مس دل کو عجب اکسیر
ترے دریاے رحمت سی ہوا سیراب ہر تشنہ
حبیب کبریا تم ہو خدا کے مصطفے تم ہو
تڑپتا ہے دل بیتاب بسمل کیطرح ہر دم
ہوس مین کیون مہوس یہہ بلبلہ برباد پہرتی ہی
ہزارون تاج شاہی بخشدیتا ہی فقیرون کو
نبی کا نام لیتا ہون مثال عمر اک عشاق

ذرا اتار امن تو جس سے ہوا اے احمد مرسل
مجہے بدکام سے ہر دم بچا اے احمد مرسل
ترا ذکر و بیان ہے جابجا اے احمد مرسل
امام المرسلین روز جزا اے احمد مرسل
تمہین ہو دل کی صیقل دو جلا اے احمد مرسل
مقصر فکر اور فہم و ذکا اے احمد مرسل
کیا حق نے تمہین مشکلکشا اے احمد مرسل
ہوا جو دل سی بس محو لقا اے احمد مرسل
دکہاؤ اپنا گر جلوہ ذرا اے احمد مرسل
تری توصیف کا ہے ہے چرچا اے احمد مرسل
زبان پر ہو تری ہر دم ثنا اے احمد مرسل
ملے جنت مجہے اوسکا صلہ اے احمد مرسل
عطا کر دل کو میرے تو ضیا اے احمد مرسل
ترا ہے رتبہ بس عز و علا اے احمد مرسل
بناؤ تن کو تم میرے طلا اے احمد مرسل
ملے بہوکے کو بخشش سی غذا اے احمد مرسل
جہان ہی دل سے سب تم پر فدا اے احمد مرسل
دکہا دو اب مدینہ کی فضا اے احمد مرسل
بنالین خاک در سی کیمیا اے احمد مرسل
ترے کوچہ کا اک ادنی گدا اے احمد مرسل
یہی ہے ورد ہر صبح و مسا اے احمد مرسل

امام انبیا تم ہو جہان کے پیشوا تم ہو / ملایک کے تمہین ہو مقتدا ای احمد مرسل

بہت کی فکر مدحت مین اڑایا مرغ عقل ثنا / نپایا بام رفعت کا پتہ ای احمد مرسل

پہرون کب تک مین آوارہ رہون کب تک ناکام میرے / مجہے راہ حقیقت اب بتا ای احمد مرسل

کہان تک طایر فکر رسا کو ہو مرے پرواز / شکستہ پر ہوا اور وہ تہکا ای احمد مرسل

کرو اب حکم شربت کا پلا دیجے مجہی واللہ / بہلا کب تک رہون تمسے جدا ای احمد مرسل

قیامت تک نہوگا وہ کبہی تشنہ دہن ہرگز / کہ جسنے جام الفت کا پیا ای احمد مرسل

ترے اذنی اسے چاکر ہین گروہ جن و انسان سب / مطیع حکم ہی جسنے سنا ای احمد مرسل

خلیل اس نام احمد پر پڑہو لاکہون درودین تم
جہان پر ہے ترقی ہر دم عطا اے احمد مرسل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز غزلیات دیوان خلیل

ردیف الالف

زبان پر ذکر نعت مصطفے ہر دم روان رکہنا / فقط نعت محمد سے غرض ای مہربان رکہنا

نبی کا وصف جاری مومنو تم بر زبان رکہنا / زبان تازہ زبان رکہنا بیان شیرین بیان رکہنا

اوٹہا لو عشق احمد کی امانت جان و دل سے تم / بصد امید گردن پر یہی بار گران رکہنا

تصور غیر کی صورت کا آنکہون مین نہین میری / خبردار اپنے دلمین دل وہ نقش دستان رکہنا

ملیگی سب مدد تجکو غلامان محمد سے / امید یاوری ان سے ہی یان رکہنا وہی ان رکہنا

کبہی احمد کی صورت کا بہلانا مت تصور تم / خیال روی حضرت اپنے دلمین ہر زمان رکہنا

اگر ہے جنت الماوا کی تجکو ای خلیل امید / عیان عشق نبی رکہنا یہی دلمین نہان رکہنا

جب نتھے یہ آسمان تو مصطفی موجود تھا
سب سے پہلے بیگمان تو با خدا موجود تھا

عرش و کرسی کچھ نہ تھا اور نہی تھا جسد آدم
لوح قدرت پر لکھا نقش ترا موجود تھا

عالم ایجاد سے پہلے ہوا مخلوق تو
نور تیرا نزد حق اے دلربا موجود تھا

نعت پڑھتے پڑھتے جب مین باغ جنت کی جا گیا
سرو و شمشاد اوس گھڑی اک اک کھڑا موجود تھا

نور عرفان سے نکیون معمور ہون انفاس آل
جنکے خود گھر مین تو گنج بے بہا موجود تھا

لیل اسرا مین نکیونکر دیکھا تونے نور حق
سامنے تیرے خدا جب دیکھتا موجود تھا

درد جب صل علی کا شام کو مینے پڑھا
انتہا کا برزبان شب بھر مزا موجود تھا

کیون نملتا مجکو عشق مصطفی اے دوستو
پہلے ہی مقسوم مین میرے لکھا موجود تھا

عشق احمد سے ہوا ہون مین تو نگر اے **خلیل**
ورنہ مجھ مفلس کے پہلے پاس کیا موجود تھا

نبی کے عشق سے ہمنے ہر اک ہی مدعا پایا
بدان پایا ہے جان پائی اوسی ہی سے خدا پایا

یہ عمر چند روزہ صرف جسنے کی بعشق نبی
اوسی نے اس بہلائی سے نہایت لس مزا پایا

ہر اک مرسل کو نزدیک ملا ہے رتبۂ عالی
مگر رتبہ کسینے کب تری معراج سا پایا

اگر ساتون ولایت کی ملے تجکو شہنشاہی
نپایا عشق احمد گر تو پھر تونے ہی کیا پایا

نبی کے عشق مین جسنے کیا اپنے کو فانی ہے
سراغ حق اوسی نے اور خدا کا ہی پتا پایا

لکھا دیوان مدحت مین لغور اوسکو جو پھر دیکھا
کہین بالا ہے تو اوس سے ترا رتبہ بڑا پایا

ہر اک امت نے پایا ہی نبی اک کامل ہادی
مگر تجھسا کسینے کب بہلا ہے رہنما پایا

بشر کو ذات سے تیری نہین نسبت ہے کچھ ہرگز
تجھے تو یا محمد صلعم بس سبھون سے ہی جدا پایا

تری ادنی ہی مدحت مین رہی حیران انتہا سب
کسی نے تیرے رتبہ کا نہین ہی منتہا پایا

چراغ نور سے دیکھا تمام اطراف عالم مین
مگر تجھسا تو اے احمد نہ کوئی دوسرا پایا

ہوا جو صدق نیت سے تری دعوت مین شامل آہ
اوسی نے جنت الماوا کا سیدھا راستہ پایا

شجاعت ختم ہے تجھپر صفِ کفار ملعون سے
مقابل تیرے جو آیا وہین نیچے گرا پایا

خلیل مدح گو نے جب کہا اسم محمد تب
کوئی سامع ہوا بسمل کوئی شیدا تڑپا پایا

محمد خاصۂ حق ہے وہی سردار عالم کا
اوسیکا نام نامی ہے وظیفہ اسم اعظم کا

کبھی ہمکو بھی یا اللہ پلا دے اپنی رحمت سے
نبی کے خطۂ اقدس سے پانی چاہ زمزم کا

تجھے جنت کی خواہش ہے تو اے دل روز و شب پڑھ تو
تصدق دل وظیفہ خاص صلی اللہ وسلم کا

غلامون کا ترے رتبہ کہین برتر ہے شاہون سے
سخاوت کو کہان اونکی یہہ ہیچ ہے جود حاتم کا

گدائے کوچۂ احمد بنا دے مجکو یا اللہ
نہ مین طالب ہون جنت کا نہ ہون محتاج رستم کا

فقط یوسف کی عاشق تھی زلیخا ایک ہی ہیرو
ہوا شیدا جہان سارا تمہارے حسن اکرم کا

توہی سردار عالم ہے توہی ذاتِ مکرم ہے
بجا ہے ختان مین تیری کہین تو فخر آدم کا

لکھی جو نعت کاغذ پر اوڑا جاتا ہے یہہ ایسا
کہ گویا جا کے بنجاے یہہ لٹکن عرش اعظم کا

خدا کا شکر ہے ہر دم لکھون ہون نعت حضرت مین
یہی ہے مشغلہ میرا یہی مونس مرے دم کا

شفیع روز محشر کا مجھے ہر دم سہارا ہے
وہی محبوب خالق ہے وہ دلبر رب ارحم کا

منقش نام احمد ہو مرے دل مین پس مردن
رہے باقی مدام اومین کہ ہو جون نقش خاتم کا

دل زخمی و خستہ کی مرے دارو نہین کچہ اور
رخ پر نور احمد سے ملے پہاہا جو مرہم کا

طفیل احمد مرسل خلیل خاص کو یارب
بروز حشر مت کیجو اسے لقمہ جہنم کا

سب بیانون سے مقدس ہے بیان مصطفےٰ
سب کی شانون سے بڑی ہے خاص شان مصطفےٰ

خواہش باغ ارم مجکو نہین ہے اے خدا
ہو میسر مجکو تیرا بوستان مصطفےٰ

رتبۂ شاہون سے اعلیٰ اوسکا رتبہ ہے ضرور
راتدن ثیرب مین جو ہے پاسبان مصطفےٰ

محرم ذات الٰہی کوئی احمد سا نہین
خاص رب العالمین ہے رتبہ دان مصطفےٰ

نور محشر حکم دیگا خالق ارض و سما
پاے اقدس سے زمین کو بس شرف حاصل ہوا

جاؤ جنت مین جو ہوگا مدح خوان مصطفے
چرخ سے افضل کہین ہے آستان مصطفے

یہ خلیل نیم جان کی ہے تمنا ایخدا
کر غلام آل پاک و دوستان مصطفے

شاعری کا جب مزا ہے لطف ہی اشعار کا
ہے شفاعت پر تری تکیہ مجھے اے مصطفے
خواب مین مجھکو دکھا دی روی انور ای نبی
ہون پیاسا شربت دیدار مجکو ہو نصیب

وصف ہوا ومین جو حضرت احمد مختار کا
ہون شفاعت سے تری مرحوم اوس غفار کا
شیفتہ ہون مین تری اس ابروی خمدار کا
مین بھی اک بندہ ہون تیری [illegible] سرکار کا

بلبل بستان احمد ہون نہین مشتاق مین
اے خلیل اس گل نہ اس گلزار پہ انوار کا

یا الہی تو دکھا روضہ رسول اللہ کا
سب ترے محتاج ہین دنیا و عقبی امین نبی
مدح تیری کر سکے کیا تاب رکھتی ہے زبان
تیرا احسان ہے سبھون پر ہستی ای جواد کا

چرخ سے افزون کہین ہی رتبہ جس درگاہ کا
ایک رتبہ ہے ترے آگے گدا و شاہ کا
مدحگوئی تیری بیشک کام ہے اللہ کا
اور رتبہ تو نے دیا ہے دین حق کی راہ کا

شاہ عالم کی زیارت چلکے کر تو اے خلیل
مبتلا مت ہو تو روے مہر و شکل ماہ کا

جب جہان مین نو حضرت عالم آرا ہو گیا
جسپہ اک ادنی عنایت سے تیری جا کرنے جو تی
جس جگہہ گذرے وہانپر نقش پا ہی بالیقین
انبیا و اولیا سے بہید جو مخفی ہے وہ

ذرہ ذرہ خاک کا گویا کہ تارا ہو گیا
گو گدا تہا وہ مگر مانند دارا ہو گیا
موم کی مانند ہر اک سنگ خارا ہو گیا
لیلۃ الاسرا مین تجہپہ آشکارا ہو گیا

ایک عالم ہے گواہ اس معجزہ کا اے خلیل

اک اشارہ سے نبی کے مہ دو پارہ ہو گیا

تم شفیع عاصیان ہو یا محمد مصطفےٰ
رہنماے گمرہان ہو یا محمد مصطفےٰ

آپ کی ہے ذات اقدس باعث بنیاد خلق
سرور ہر دو جہان ہو یا محمد مصطفےٰ

آپ کی خاطر بنایا حق نے یہہ کون و مکان
زیب ارض و آسمان ہو یا محمد مصطفےٰ

دین و دنیا مین تمہین ہو کل جہان کے بادشاہ
تم پناہ انسان ہو یا محمد مصطفےٰ

سر مخفی آشکارا تم پہ سب حق نے کیا
تم خدا کے رازدان ہو یا محمد مصطفےٰ

آسرا ہے آپکا ہم عاجزون کو یا نبی
اعتضاد بیکسان ہو یا محمد مصطفےٰ

روضہ اقدس پہ جاکر گردیہہ پر ہو کبھی
عبد یہہ گریہ کنان ہو یا محمد مصطفےٰ

لیجیے جلدی خبر یا شاہ دین امید ہے
غمزدہ یہہ شادمان ہو یا محمد مصطفےٰ

چل عرب مین کیون پڑا ہے ہند مین تو اے خلیل
نعرہ یہہ جاکر کے وان ہو یا محمد مصطفےٰ

مجسم نور ایزد ہے سراپا جسم حضرت کا
خدا نے ذات احمد کو کیا مظہر ہے قدرت کا

رہے تھا ابر کا سایہ رسول پاک کے سر پر
بیان کیا کیا کرون اونپر خدا کی فضل و رحمت کا

ہزارون ہوگئے مومن زیارت سے محمد کی
کھنچا تھا روے انور مین عجب نقشہ ہدایت کا

پڑھو تم شوق سے ہر دم رسول پاک کی مدحت
اگر رکھتے ارادہ ہو دخول دار جنت کا

مضامین تازہ لکھتا ہون خلیل اس مدح مین جو یہہ
نبی کا فیض و احسان ہے اثر اون کی ہی برکت کا

ترے ہے نور سے احمد ہوا سارا جہان پیدا
شجر پیدا حجر پیدا ہوے سب انس و جان پیدا

نہوتے آپ گر پیدا نہوتا کچھ یہان ظاہر
ملک ظاہر فلک ظاہر نہوتا لامکان پیدا

کہان پاتا ہون گو یہہ رتبہ دیا ہمکو جو حق نے ہے
کہ اس مفتون احمد کو کیا ہے مدح خوان پیدا

بوقت مولد حضرت یہی چرچا تھا عالم مین
کہ دیکھو وہ ہوا ہے اب شفیع عاصیان پیدا

خلیل مضطرب چلکر نبی کے آستانہ پر
کرو شور و بکا پیدا جنون و عشق ہان پیدا

روئے زیبائے نبی کا جو کہ مایل ہو گیا
مورد انوار رحمت اوسکا بس دل ہو گیا

اک نظر اوسکو جو دیکھا نور حاصل ہو گیا
ذرہ تہا گر عکس پاسے ماہ کامل ہو گیا

جا کے جسنے روضۂ اطہر کو دیکھا آپکے
جنت الفردوس مین وہ بندہ داخل ہو گیا

معرفت اللہ کی اوسدم اوسے حاصل ہوئی
عشق احمد مین جو اول خاص واصل ہو گیا

پاس تیرے ظالم و جافی جو شہ آیا کبھی
پل نگذری وہ نہایت عمدہ عادل ہو گیا

گر پڑا غش کہا کے حیرت سی ہوا اوسکو ہراس
گر سکندر سلطنت تیرے مقابل ہو گیا

اللہ اللہ نعت احمد کا ہے رتبہ کسقدر
حشر مین ہمپر ہمارے ابر کا ظل ہو گیا

داخل جنت ہوا اور نار دوزخ سی بعید
محفل مولود حضرت مین جو شامل ہو گیا

جب درود اخلاص سی ہمنے پڑہی حضرت پہ اک
عبد مجرم رحمت خالق کے قابل ہو گیا

جانب کفار جب پہینکی کبہی اک مشت خاک
کافرون کو ذرہ اوسکا سم قاتل ہو گیا

عشق احمد نے کیا ہے جسکے سینہ مین قیام
اے خلیل اوسکو خدا کا عشق حاصل ہو گیا

بیان ہو مرتبہ کب مصطفے کا
وہی مختار ہے روز جزا کا

گدائے شاہ یثرب ہون مین واللہ
غلام خاص ہون آل عبا کا

محمد صدر بزم روز محشر
محمد ہے حبیب اوس کبریا کا

مریض عشق احمد ہین جو دل سے
اونہین کب قصد ہے اپنی شفا کا

خدایا جلد دکہلا مجکو روضہ
محمد شاہ و فخر انبیا کا

جہان مولود کی محفل کرو تم
مچاؤ شور بس صل علے کا

رخ پر نور حضرت رشک مہتاب
خلاصہ ہے یہی تو والضحے کا

محمد باعث تخلیق آدم
وہی موجب ہوا ارض و سما کا

خلیل بہ نسیم جان کی ہے یہہ امید
رہے خادم وہ تیرے اک گدا کا

ہے عشق مجکو سرور عالی جناب کا
اچھا ملا ہے توشہ یہہ یوم الحساب کا

عشق نبی نے آکے کیا دل میں اقیام
دل برج بنگیا ہے مرا آفتاب کا

یثرب کے جاگزیں بڑے خوش نصیب ہیں
مطلق نہیں ہے نام وہان اک خراب کا

یارب دکہلا دے روضۂ اطہر مجھے کہین
کر تو میان سے دور یہہ پردہ حجاب کا

یارب بچائے آتش دوزخ سے یہہ خلیل
محشر مین ہوا اثر مری چشم پر آب کا

رتبۂ مداح حضرت روز محشر دیکھنا
ظل و اظلال لوائے حمد سر پر دیکھنا

نامۂ اعمال جب میزان مین تلنے لگین
اک نظر او سید مری جانب کو سرور دیکھنا

ہر نبی کے امتی معدود ہونگے وہان
آپکی امت مین وہان لشکر کے لشکر دیکھنا

اپنے اپنے رتبہ سے سب ہونگے محشر مین کھڑے
آپکا زیبا و اعلیٰ سب سے ممبر دیکھنا

نام حضرت ہر جگہہ ہے ساتھہ نام اللہ کے
آپکا رتبہ شرف اللہ اکبر دیکھنا

دین و دنیا مین نہین ہے کوئی ہمسر آپکا
مین ہون عاصی میری جانب میرے رہبر دیکھنا

خوب رو عشق محمد مین خلیل پر خطا
تو نہ تھا بس کبھی اے دیدۂ تر دیکھنا

افسر شاہان سابق تو پیمبر ہوگیا
سب کا حامی اور شافع تو مقرر ہوگیا

جب زمین پر نور پیرا انوار روشن ہوگیا
ذرہ ذرہ خاک کا مہر منور ہوگیا

جسم اطہر تھا ترا یا تودۂ مشک و گلاب
جسکی خوشبو سے جہان سہارا معطر ہوگیا

اک اشارہ سے کیا دو ٹکڑے ماہ چاردہ
جسم مہ مین وہ اشارہ مثل خنجر ہوگیا

بس خلیل اب کیا ضرورت ہے وظایف کی تجہے
ورد نام مصطفےٰ اب تیری زبان پر ہو گیا

ردیف باے موحدہ

دلمین رہتا ہے خیال روی انور روز و شب
ہو زیارت مجکو اونکی کب میسر روز و شب

جلد پہونچا دے مجھے تو شہر سلطان مین
ہے تمنا تجھسے یہہ خلاق اکبر روز و شب

ہند سے الفت نہین ہی سند کفرستان ہے کیا
عشق یثرب ہر گہڑی ہی ہر زبان ہر روز و شب

نور احمد آنکھہ مین چہایا ہے میری زمان
مہ کی صورت اور کبھی ہی خورشید بنکر روز و شب

آپکی درگاہ اعلیٰ کا گدا ہر شاہ ہے
ملتجی ہے آپسے ہر اک تونگر روز و شب

مالکان تخت شاہی تاجدار مملکت
سایل احسان ہین وہ تیرے در پر روز و شب

ہادی دنیا و دین ہو مصدر شام و سحر
سب کے آقا ہو تمہین اور بندہ پرور روز و شب

آفتاب معرفت کا تیرے پرتو ہے تمام
اولیا کا ہو رہا ہے دل منور روز و شب

عاشقان روے احمد و اصفان خاص و خلق
یاد سے تیری نہین غافل وہ دم بہر روز و شب

عارض گلگون کا تیرے ہی بیان والضحےٰ
مفتخر تشبیہ سے اوسکی گل تر روز و شب

حشر کے میدان مین بس ہی یہہ تمناے خلیل
ابر رحمت سر پہ ہووے سایہ گستر روز و شب

روضۂ اطہر کی حاصل ہو زیارت روز و شب
ارتحال شہر یثرب کا خدایا کر سبب

حضرت والا سے تیری سب گدا ہین فیضیاب
تیرے چاکر ہین سلاطین ہین تیرے بندے شاہ سب

ہمت عالی سے میری دور یثرب کچھ نہین
دم مین پہونچون مجھہ یہہ ہو گر ایکدم بہی فضل رب

آپ مولا ہین ہمارے اور آقاے کریم
ہم نہون گر بندہ ممنون تو بیشک ہی غضب

جب درود اوس روح احمد پر پڑھی منہ کبھی
بابِ ایمان میں ادب نہ فتنہ سے بچے

کہل گیا عرفان دلبر اور ہوئی حالت عجیب
ناقص و بدتر زمانہ میں ہے مولا ہی ہے سبب

نامۂ اعمال تیرا ہے سیہ اے بد خلیل
توبہ اس جرم و خطا سے تو کریگا اپنی کب

ہو بصارت آنکھ میں دل میں بصیرت ہو نصیب
روضہ والا ے احمد کی زیارت ہو نصیب

عاصی و مجرم ہوں مولا سخت روز باز پرس
آپکی اور آل کی مجکو شفاعت ہو نصیب

مدح خوانی اور گوئی کا صلہ اے ذو المنن
تیری رحمت سے ہمیں بس داخل جنت ہو نصیب

رحمۃ للعالمین تمکو کہے رب جہاں
اے رحیم ایزدی بس تیری رحمت ہو نصیب

شاہ عالم فخر آدم مخزن اسرار ہم
سارے عالم سے فرار اور تیری خلوت ہو نصیب

جلکے روضہ میں گروں میں غرض حال زار کو
ایکدم روضہ کے اندر مجکو خلوت ہو نصیب

جب ہوے پیدا خدا نے یہہ بشارت دی تہی
اے محمد تو تمہیں مہر نبوت ہو نصیب

خواب میں اکدم دکہادے یا محمد روے پاک
مصحف روے منور کی تلاوت ہو نصیب

رات دن اس فکر میں رہتا ہوں میں زار و نزار
دیکھئے روضہ کی تیرے کب وہ رویت ہو نصیب

نفس و شیطان سے بچوں اور تابع فرمان رہوں
حکم مولا کی اطاعت اور شریعت ہو نصیب

اس خلیل مدح گو کو اے نبی ہاشمی
دید حق اور دار رضوان کی بشارت ہو نصیب

رہتے ہیں احمد ترے واصل مدینہ کی قریب
گر وہ دن مولا کہ ہوں نازل مدینہ کی قریب

ورد اور کشف و ریاضت سے کہاں ملتا ہے وہ
نور جو رہنے سے ہو حاصل مدینہ کے قریب

اپنی سب حاجت ملے اور آرزو سب ہو حصول
ایکدم گر میں بنوں سائل مدینہ کے قریب

مغفرت صدقے ہوئی ہے میرا او سیدم یکسان
جب میں الفت سے ہوا داخل مدینہ کے قریب

غافلوں میں کس لئے رہتا ہے تو شامل خلیل

اپنا مسکن تو بنا عاقل مدینہ کے قریب

ردلیف تاے فوقانیہ

ادا ہو کس زبان سے اب بیان روضۂ حضرت
فلک سے ہے معلی عز و شان روضۂ حضرت

مجھے پہونچا مرے خالق جوار نور احمد مین
کہ بہایا ہے مرے دل کو مکان روضۂ حضرت

نزول رحمت حق ہی وہان اور فضل باری ہے
ملا یک بے عدد ہین پاسبان روضۂ حضرت

نہ کچھ خواہش ہے جنت کی نہ ہی امید دنیا کی
خدایا بوس کر تو آستان روضۂ حضرت

کہین رتبہ مین اعلےٰ ہین شہان دنیوی سے وہ
فرشتون کی صفت ہین بلبلان روضۂ حضرت

وہین دم یہہ نکلجائے نہ دیکھون پھر مین شکل اون
نظر آجائے جب مجکو نشان روضۂ حضرت

خلیل اس مدح گوئی کو نہ تم چھوڑو کبھی ہرگز
کہ جنت مین ہین سارے مدح خوان روضۂ حضرت

ہر اک سمت ہے جلوہ گر تیری صورت
ادہر تیری صورت اودہر تیری صورت

بحسن خط و خال تو ہیگا یکتا
نہیں شمس اور ہی سحر تیری صورت

کبھی اک نظر گل کو کب دیکھتے ہین
جو رکھتے ہین مد نظر تیری صورت

تری شکل مین جلوۂ رب ہے ظاہر
قسم رب کی کب ہے قمر تیری صورت

عجب اوسکی قسمت ہے عالی مکان وہ
گئی جو کبھی جسکے گھر تیری صورت

منور ہوئی وہ جگہہ چاندنی سے
گئی ایک دم بس جدہر تیری صورت

نہ بس عرشی تکتے ہین صورت کو تیری
سبھی تکتے ہین خشک و تر تیری صورت

نہ زرق زمین مجکو کیجو خدایا
کبھی حاصل آوے مگر تیری صورت

ترا لوح و کرسی پہ ہے نام مرقوم
ہے عرش برین سر بسر تیری صورت

ترے عشق میں اے نبی جو رچے ہین
نہ حور و پری کی ہے تیری سی صورت
کرون اوسپہ سو جان و ایمان مین قربان
او نہین ہے بہ ہر دار و در تیری صورت
نہین کوئی واللہ بشر تیری صورت
کہین دیکھہ پائون اگر تیری صورت

خلیل اسکی امید تجھسے یہی ہے
کہ دیکھون کبھی بے خطر تیری صورت

ہجر احمد مین دلا مین کسقدر رویا تہا رات
نامۂ اعمال جو عصیان سے تہا سارا بہرا
لایق تحسین تہا ہر اک شعر میرا اے بہا
مزرعۂ دنیا مین آب صدق نیت سے تمام
رات بہر جاگا مین اکدم کب بہلا سویا تہا رات
اشک ہجر احمدی سے اوسکو کچہہ دہویا تہا رات
نعت شاہ یثربی مین بہت گویا تہا رات
دل کے گوشہ مین غرض تخم عمل بویا تہا رات

رات بہر عشق نبی مین نیم بسمل تہا خلیل
وصل یار مہ جبین کو مین بہت جویا تہا رات

ردیف ثائے مثلثہ

لو سنو فریاد کرتی ہے یہ امت الغیاث
عاجز و مسکین و عاصی اور سراسر ہون گناہ
نار دوزخ سے بچانا سید والا گہر
کیجئے مجکو زیارت سے مشرف یا نبی
روز و شب مجکو تمنا اور یہی ہے آرزو
وہ جمال دلربا پہچان لون اوس دم مین خوب
ہند مین تڑپا کرون ہون روز و شب ای مصطفے
الغیاث اے مالک روز شفاعت الغیاث
المدد اے شافع روز شفاعت الغیاث
تم مدد کرنا مری روز قیامت الغیاث
ہجر کی مجہہ مین نہین ہے تاب و طاقت الغیاث
ہو کہین مجکو میسر تیری رویت الغیاث
گور مین ہو سامنے جب تیری صورت الغیاث
جز ترے کس سے کرون اپنی شکایت الغیاث

تیرے قدمو نپر مرادم جا کے نکلے ای نبی
ہجر کے پنجون سی مجکو تو چھوڑا دی اے نبی
دقت دار و گیر کے ای میرے حامی ای نبی

ہے یہی ارمان میرا اور حسرت الغیاث
سخت الفت مجہسے رکہتی ہے یہہ فرقت الغیاث
دیکہئے میری نہ آوے وانپہ شامت الغیاث

اب تو یثرب مین بلا لیجے خلیل خوار کو
خار فرقت سے یہہ تڑپا ایک مدت الغیاث

تیرے دربار محمد جو کہ آئے مستغیث
اور در ایسا کہان ہی مرجع حاجات خلق
سخت مشکل مین پڑا ہون ہند مین ہو کر ستائے عجز
عجز سے دربار مین تیرے یہی ہی التجا

ایکدم مین اپنی سب امید پائے مستغیث
جیسا در تیرا کہلا ہے اب بر آئے مستغیث
سہن مری فریاد اے حاجت روا ئے مستغیث
تیرے صدقے ہوا جابت ہر دعائے مستغیث

ہجر سے تیرے محمد نعرہ زن ہون مدتک
یہہ خلیل اب کسکو جا کر ئے سنائے مستغیث

ردیف جیم

بندے احمد مین ہے سب اہل تاج
تیرے صدقہ سے ہوئے ہین وہ غنی
تیرے چاکر ہو رہین ادنے اے نبی
اپنی صورت اب دکہا دے یا رسول
جبکہ ہو محشر مین وقت باز پرس
انبیا سے اشرف و اعلے ہی تو

سب سلاطین تجکو دیتے ہین خراج
رکہتے ہین جو اہل دنیا تخت عاج
اونکا ہے عرش معلے پر سراج
کل کے وعدہ کو تو کر دے میرے آج
شرم میری آپ رکہنا اور لاج
دو جہان مین ہے محمد تیرا راج

چل خلیل اوسکے در اقدس پہ تو

سب نبی رکہتے ہین جسکی احتیاج

ردیف حاے حطی

دکہلا دے یا نبی مجہے صورت کسیطرح
مجکو نصیب ہو یہی دولت کسیطرح

محشر مین جب حساب کو جلوون مین پیش حق
اوسدم ملے مجہے یہہ شفاعت کسیطرح

دنیاے دون کی اب مجہے اپنا کچہہ نہین
مجکو ملے نبی تری الفت کسیطرح

مرنیکے بعد بہی رہے الفت تری مدام
جائے نہ ہاتہہ سے یہہ محبت کسیطرح

چلکر کرون زیارت روضہ یہانسے مین
ہو جائے مجہپہ رب یہہ عنایت کسیطرح

یا مصطفے دکہادے مجہے اپنا تو جمال
یارب ملے زیارت تربت کسیطرح

رہتا ہون راتدن مین اسی فکر مین خلیل
نور رخ نبی کی ہو رویت کسیطرح

بجز ترے ہو کسکو حاصل حق تعالی کیطرح
فیض جاری ہے ترا عالم مین دریا کیطرح

مجکو کر محو رخ پر نور اے میرے نبی
بیخودی ہو جائے اوس سے مجکو موسی کیطرح

وان کی خاک پاک ہو میرے لئے کحل البصر
ہو مرا بستر وہ مٹی فرش دیبا کیطرح

جسبدم گئے عرش برین پر تیرے اقدام شریف
ہوگیا وہ بہی مفتخر خاک بطحی کیطرح

ہجر کے صدمہ سے مولا مثل مردہ ہی خلیل
ایک ٹہوکر سے جلادو مجکو عیسی کیطرح

ردیف خاے معجمہ

کسقدر ہے اے نبی ہمپر ترا احسان فراخ
جود کر ہمپر ہمارا ہے بڑا دامان فراخ

حب و عرفانِ نبی سے کر شکم اپنا تو پر
واسطے خور و نوش کے مت کر شکم اپنا فراخ

کس نبی کو تیرے جیسا مرتبہ حاصل ہوا
کب محل اونچا ملا ہے اونکو اور ایوان فراخ

مدح گوئی سے خدایا ہے یہی مقصد مرا
جنتِ رضوان ملے اور مجکو اک بستان فراخ

آپکی جود و شفاعت پر نظر ہے اے خلیل
ورنہ میرا ہے نہایت نامۂ عصیان فراخ

ردیف دال مہملہ

ذرا اپنا چہرہ دکھاؤ محمد
مجھے اپنا وحشی بناؤ محمد

سموم غمِ ہجر نے مجکو پھونکا
مجھے ہجر سے اب چھوڑاؤ محمد

بھٹکتا پھروں ہوں میں گم کردہ رہ ہو
مجھے راہ سیدھی بتاؤ محمد

تمنا یہی ہے کہ اک جام کوثر
عنایت سے اپنی پلاؤ محمد

بہت ہند میں مضطرب ہے خلیل اب
عرب میں اسے تم بلاؤ محمد

نبی اور حبیب خدا ہے محمد
سبھی انبیا سے بڑا ہے محمد

ہر اک جا پہ ہے نور تیرا ہویدا
تو ہی خاتم انبیا ہے محمد

مہ و مہر پر نور ہیں تیرے باعث
ہر اک جا پہ نور آپ کا ہی محمد

دکھاؤ مجھے چہرۂ رشکِ مہ اب
مری بس یہی التجا ہے محمد

محمد کی مدحت خلیل اب سنا تو
کہ ممدوح خالق ہوا ہے محمد

مجھے اپنی جانب بلائے محمد
تمنا یہ دل اپنی پائے محمد

یہی التجا ہے مری یا الٰہی
کہ یہہ سر ہو اور خاک پائے محمد

تمنا یہی ہے کہ محشر مین واللہ
کہ سر پر ہو ظل لوائے محمد

بجز تیرے در کے بتا کس جگہہ پر
یہہ ہو کر کے مایوس جائے محمد

خدایا مجھے دے بہشت نعیم اب
نہ آل نبی اور برائے محمد

منور ہوا نور سے سب جہان جب
کہ دنیا مین تشریف لائے محمد

اطاعت سے انکی ہے تکمیل ایمان
خوشی حق کی ہے ہر رضائے محمد

نہین کوئی ثانی تمہارا جہان مین
نہ محبوب حق ہے سوائے محمد

خلیل اس سے بہتر نہین کوئی پیشہ
کہ مقبول رب ہے ثنائے محمد

ردیف ذال معجمہ

نبی کی صفت سے زبان ہے لذیذ
یہہ باعث جو میرا بیان ہے لذیذ

نبی کے جو کوچون مین لذت ہے واہ
نہ اوس جیسا باغ جنان ہے لذیذ

محمد کیا اسم شیرین شریف
کہ جون شہد جو یہہ دہان ہے لذیذ

تو کر اپنی الفت سے شیرین مجھے
کہ بس عشق رکھنا نہان ہے لذیذ

خلیل ایسا لذت سے پر ہے یہہ نام
نہ ویسا لب دلبران ہے لذیذ

ردیف راے مہملہ

سوے یثرب چل ولایت خدا کو دیکھکر
نور حاصل کر تو اوس نور الہدیٰ کو دیکھکر

اسلئے تاہو زیارت شاد ہوتا ہون کمال
نزع کی حالت مین اوس روئے فضا کو دیکہکر

کسقدر رتبہ بڑا ہے تیرے عاشق زار کا
رشک کرتے ہین ملک تیرے گدا کو دیکہکر

چومتے ہین آنکہین ملتے ہین ملک جن و بشر
مہر و مہ تہریہ تیرے نقش پا کو دیکہکر

چاہ زمزم دیکہکر شاداں ہوا ایسا خلیل
جیسا خوش ہووے کوئی آب بقا کو دیکہکر

کیا ہی رونق ہے مدینہ کے در و دیوار پر
ایسا جوبن ہے کہان روئے گل و گلزار پر

شہر کے پہولون کو حاصل ہی کہان وہ لطافت
جو نزول رحمت حق ہے وہان کے خار پر

کیا شجاعت دی ہی حق نے احمد مختار کو
ایک تن غالب تہا سارے لشکر کفار پر

انبیائے سابقین کو جتنے رتبے تہے ملے
ختم سب حق نے کئے وہ احمد مختار پر

وہ ملاحت مہر و مہ کو ہی کہان حاصل نہی
جو ملاحت ہی ترے اس صفحۂ رخسار پر

نور حق سے تہا مجسم جسم نوری آپکا
تہا نزول رحمت حق آپکی دستار پر

آپکی فرقت سے حضرت نیم جان ہی ہے خلیل
ڈالئے للہ نظر اک اس تن بیمار پر

ہمین تکیہ ہے یا احمد تمہاری بس شفاعت پر
نہ تسبیح و مصلا پر نہ تقوی پر نہ طاعت پر

حصول آرزوئے دل مری موقوف ہی [illegible]
رسول پاک صلعم کی ولایت کی زیارت پر

مدینہ کی فضا کو دیکہکر حورین بہی حیران ہین
فدا سو جان سے ہوتی ہین وہ تیرب کی لطافت پر

خدا اوس رحمتین نازل کرے اوس مرد مومن پر
پڑہے اکبار جو دل سے درود اوس نور حضرت پر

خلیل اپنی یہی امید رب العالمین سے ہے
کہ ہووے خاتمہ اپنا سعادت پر شہادت پر

ردیف زائے معجمہ

یا محمد مجکو اب صورت دکہانا روز روز
شربت دیدار اب مجکو پلانا روز روز

آپکے دام محبت کا ہون مین مرغ ضعیف
مجکو حضرت آپ دینا آب و دانہ روز روز

رات بہر اختر شماری ہجر مین رہتی ہی یان
اوسپہ رونا اور آنسو کا بہانا روز روز

تازہ تازہ ہجر کے صدمے اوٹہاتا ہون مدام
رنگ د کہلاتا ہے مجکو یہہ زمانہ روز روز

ہار مت عشق محمد سے خلیل مدح گو
جو کڑی ہو سل منے اوسکو اوٹہانا روز روز

ردیف سین مہملہ

قبر ہو میری الہی روضۂ احمد کے پاس
گر گذر میرا الہی اوسکے اب مرقد کے پاس

علم وہ حاصل کہان ہے عالمان دہر کو
علم جو ہے تیرے ادنےٰ صاحب ابجد کے پاس

حشر مین بہی یا الہی وقت دار و گیر کے
مین رہون آرام سے لب احمد امجد کے پاس

اک نرالا بانکپن ہے تیرا عالم مین نبی
کون پہونچا غیر تیرے خالق احد کے پاس

جلد پہونچا دے خلیل مضطرب کو اے کریم
نور رب العالمین نورانی سرمد کے پاس

ردیف شین منقوطہ

جام عشق احمدی کر ایک نوش
نعت کے سننے کو کر وا اپنے گوش

جلد یثرب مین بلا لو یا نبی
سینۂ آتش زدہ کہاتا ہے جوش

عاشق روے محمد ہون مدام
ہے ازل سے میرے اندر یہہ خروش

عشق نے آکر کیا جب سے قیام | چشم و دل سے اوڑ گیا بس ہوش

شور کر صل علیٰ کا تو خلیل
کس لیئے اس دہر مین ہی تو خموش

ردیف صاد مہملہ

نبی کی ہے ہر اک جا پر عطا خاص
خدا کے واسطے کیجے ترحم
رہون مین ہند مین کب تک پریشان
زمانہ دشمن جان ہے یہہ میرا

فلک کو آپ نے بخشی جلا خاص
سخی عالمین مجہپر سخا خاص
مجہے کر لیجئے اپنا گدا خاص
کہ ہر دم مجہپہ کرتا ہے جفا خاص

خلیل اسم محمد کر و ظیفہ
کہ حاصل ہو ترے دلمین ضیا خاص

ردیف ضاد منقوطہ

میرے نبی یہہ تمسے ہے بس بار بار عرض
پہونچا کہین تو روضۂ انور پہ یا خدا
کیا کیا صفت تری یہہ کرے مدح گو رقم
جنت عطا ہو بخشش عصیان ہو ای کریم

دیدار ہو نصیب یہی ہے ہزار عرض
تجہسے فقط یہہ میری ہے پروردگار عرض
کیا کیا ثنا کرے یہہ تری جانثار عرض
تیری جناب مین یہہ ہے لیل و نہار عرض

الفت تری رہے مرے دلمین یہہ جاگیر
ہے اس خلیل کی یہی بس زار زار عرض

ردیف طاۓ مہملہ

عشق احمد سے مجھے ہے انشاط
دل میں اپنے ہے بساط انبساط

پہونچے جب عرش بریں پر مصطفے
عرشیون کی آنکھہ کا تہا وان بساط

نعت احمد مین نہ نکلے غیر لفظ
خوب ایدل اسکی رکھنا احتیاط

نعت احمد مین لکھی ہے یہہ کتاب
غیر کا اسمین نہین ہے اختلاط

اسکے صدقے مین خداۓ ذوالجلال
ذات احمد سے مجھے ہو ارتباط

جو حضرت کا بہلا کیا ہو بیان
اوسکا عالم مین بچھا ہے بس سماط

آرزو رکھتا ہے تجھسے یہہ خلیل
حشر مین ہو میرا جنت مین رباط

ردیف ظاۓ منقوطہ

ہمارا ہے ازل سے بس محمد مصطفے حافظ
رہا جسکا بلاؤن سے ہمیشہ بس خدا حافظ

پڑھیگا جو درود مین اب محمد نام سنکر
رہیگا حشر تک اوسکا رسول باعطا حافظ

جو کشت دل مین بوئیگا محبت کا نبی کی بیج
بنے گا نار سے اوسکا نبی رہنما حافظ

بچاوین تاکہ دوزخ سے ہمین محبوب ربانی
خدا نے اپنی رحمت سے انہین بس کر دیا حافظ

خلیل بر خطا ہر دم لکھا کر نعت حضرت کو
کہ ہر مداح حضرت کا خدا ہر جا ہوا حافظ

ردیف عین مہملہ

ہمارا اپنا ہے وہ سرور شفیع — اکہ ہے انبیا کا جو رہبر شفیع
جہان مین نہین دوسرا تجسا شخص — نہ کوئی ہے عالم مین بڑھکر شفیع
بشر اور ملک تیرے چاکر ہین سب — دو عالم کا ہے تو ہی سرور شفیع
قیامت مین سب ہون گے تیری پناہ — بنائیگا حق تجکو افسر شفیع

بڑا مضطرب ہند مین ہے خلیل
بلالو اسے اپنے در پر شفیع

ردیف غین منقوطہ

بوے باغ احمدی سے تو معطر کر دماغ — نکہت زلف نبی سے اپنا تو کر تر دماغ
غیر عشق احمد و حب نبی حق نما — کچھ نہ آوے میرے اے رب بس خیال اندر دماغ
جنکو حاصل ہو گیا عشق محمد بکلام — اونکا ہر دم رہتا ہے عرش معلی پر دماغ
ہو رسالت مین تری شک جسکو ای حق نبی — کوئی دنیا مین نہوگا اوس سے ناقص خر دماغ
جنکو ہے تیری نبوت کا یقین ای مصطفےٰ — اونکا بہتر ہے نہایت عقل سی انکو دماغ
جب گذر اپنا کہین یثرب مین حضرت کے ہو — عطر سے خوشبو مین افزون ہو گیا سبکو دماغ

حشر مین جب قبر سے نکلے خلیل مدح خوان
مشک و عنبر سے معطر ہو مرا سرور دماغ

ردیف فاء

دل رہے مایل نبی کی اچھی صورت کیطرف — راہ سیدھی تو دکھا ای رب طریقت کیطرف

حشر مین جب ہووین مضطر اولین و آخرین ... بے خطر ہمکو بتانا راہ جنت کیطرف

حشر مین جب ہووے سر پر آفتاب تابناک ... یا محمد دیکھنا اوسوقت امت کیطرف

آوے خوش جنت کسیکو اور کسیکو کچھہ پسند ... ہم نظر رکھین گے ہر دم خاص حضرت کیطرف

چل مدینہ مصطفے کے اے خلیل جان بلب

دیکھہ جاکر تو نبی کی پاک تربت کی طرف

ردیف قاف

میری ہر رگ مین یہہ لبا ہے عشق ... بال ہر بال مین رچا ہے عشق

ہر مریض جنون کو یا احمد ... آپکا درد اور دوا ہے عشق

واسطے ہر حصول مطلب کے ... راہ سیدھی کا رہنما ہے عشق

عشق سے دو جہان مین رونق ہے ... جلوہ عالم مین کر رہا ہے عشق

مصطفے کا خلیل عاشق ہے

میرے دل مین سما گیا ہے عشق

ردیف کاف

یا رسول امین سلام علیک ... مہ رخ و مہ جبین سلام علیک

تم ہو سردار جملہ عالم کے ... رحمت عالمین سلام علیک

روز محشر شفیع تم ہوگے ... مرجع مذنبین سلام علیک

رہبر خلق و حامی امت ... ہادی راہ دین سلام علیک

منبع جود و مجمع خوبی
تم امام رسل ہو فخر کل
برتر مرسلین سلام علیک
خاص حق کے قرین سلام علیک

اس خلیل نحیف کا اللہ
پہونچے اوسکے تئین سلام علیک

ردیف لام

گلشن احمد کا ہے ہر اک نرالا پہول پہل
باغ نعت مصطفےٰ کی دیکہہ آکر تو بہار
سب جدا دیتا ہے جلوہ اپنا اپنا پہول پہل
دیکہہ اسکا رنگ ڈہنگ اور دیکہہ اسکا پہول پہل
گلشن دنیا مین جسنے پالیا عشق نبی
بے محبت مصطفےٰ کے کب کوئی پاوے نجات
گلشن عرفان کا اسنے خوب دیکہا پہول پہل
عاشق احمد کا باقی ہے ہمیشہ پہول پہل

کیا کلام پُر مزا ہے یہہ تمہارا ای خلیل
اسکے بدلے مین ملے باغ جنان کا پہول پہل

لایا ہون تیرے در پہ مین فریاد یا رسول
لاچار ہون فقیر ہون اور ہون ذلیل و خوار
ناشاد ہون تو کر مجہے اب شاد یا رسول
رنج و الم سے کر مجہے آزاد یا رسول
بیکار ہون غریب ہون اور خوار ہون کمال
حاصل ہو مجکو شربت دیدار مصطفےٰ
وقت مدد کہ ہے کیجئے امداد یا رسول
عین کرم ہے اسپہ جو ایزاد یا رسول

غافل نہین ہے ذکر سے تیری کبہی خلیل
ہر لحظہ دل مین ہے تری بس یاد یا رسول

ردیف میم

محبت نبی کی رہے تا قدم
مدینے مین جا کرے کے پہلے نبی
زبان کیا کرے وصف تیرا بیان
بیان سے ہے افزون ترا ہر کمال
ترے سارے چاکر ہین سلطان دہر
بلالو مدینے مین اب مجکو تم

رہے عشق جبتک رہے دم مین دم
گردن بہر تسلیم گردن کو خم
لکھے وصف کیا تیرا امیر اقلم
بشر کو نہین اوسکی تاب رقم
نظر مین نہ لائین وہ فغفور و جم
خدارا کرو مجہپہ لطف و کرم

یہہ رکھتا ہے ہر دم تمنا خلیل
دکہا دے خدایا وہ بیت الحرم

محمد ہے توہی سردار عالم
دیا ہے تجکو حق نے علم کامل
محمد تو ہے حامد تو ہے محمود
مری جانب سے اے ربش احمد
دو عالم کی قتا ہی تیرے قدیر
نیاوے تا قیامت کچھہ بھی رخنہ

جہان مین ہے توہی سالار اکرم
کیا ہے سرگروہ ولد آدم
تجھے ہے فخر النسب اور مسلم
تو پہونچا سو درود ین وان دمادم
نہ آئی ہو گئی کچھہ قدسے وہ کم
ترا اسلام ہے وہ دین محکم

خلیل پر گنہ کر یہہ تو ور داب
وصلی الله علی نورک وسلم

ردیف نون

محمد دم مین گر چاہین بڑے کو وہ گدا کردین
اگرچہ معصیت سے دل بھرا ہے سینہ میرا

گدا کو شاہ وہ کردین فقیر و نکو تو نگر کردین
نظر سے اپنی گر چاہین وہ گنج بہا کردین

محمد کو ہے یہہ قدرت خدا کی دی ہوئی لیکن
عجب کیا ہے جو اک دم مین بنا دین وہ مجھے صالح
پڑھا کر ذات احمد پر درود ین تو بلا ہمت
غلام مصطفے ہین جو وہ شکل کو کرین آسان

مس دل کو مرے چاہین وہ دم بھر مین طلا کر دین
نظر سے خاک خاکی کو سراسر کیمیا کر دین
کرتا ظلمت سے وہ دم مین تیرے دل کو صفا کر دین
غریبون کا عجب کیا ہے وہ پورا مدعا کر دین

خلیل اوس ذات اکرم پر خدا کا ہے بہت انعام
تمنا ہے مجھے بد کو وہ رحمت سے بھلا کر دین

محمد سے کیون ہم نہ الفت کرین
وہ ممدوح خلاق عالم ہوا
رضائے خدا ہے جو مدح رسول
جو یہہ دین احمد ہے نور خدا
گناہون مین ڈوبا ہوں یا مصطفے
نبی کی صفت سے جو عاشق ہین سب
یہہ فرمایا احمد نے ہے بکلام
کرین دین احمد جو انسان پسند

نہ کیون ہم نبی سے محبت کرین
نہ مدحت مین کیون استقامت کرین
ثنا اوسکی ہم تا قیامت کرین
تو لبس اسکی لازم ہے شہرت کرین
خدارا اس آثم پہ رحمت کرین
جہان مین نہ اک دم کو راحت کرین
کہ ہم بیگانہ عبادت کرین
نبی اونکی وان پر شفاعت کرین

خلیل اب چلو روضۂ پاک پر
بہت جلد طے یہہ مسافت کرین

نور احمد کا ہر اک جا ہے عیان
بخشیو رحمت سے اپنی اے رحیم
کچھہ نہین عصیان سے اپنے مجکو غم
مجکو بھی ہمراہ اون کے کیجیو
تیری رحمت سے خدایا وقت نزع

ظاہر اوسکا نور باطن مین نہان
چشم غیرت سے ہوا ہون خونفشان
ساتھہ ہووے گر محمد کا وہان
قافلہ جنت کا ہووے جب روان
کچھہ نہ بہکے میرے ایمان مین زیان

سارے نبیون کا محمد شاہ ہے
یا رسول حق تمہارے فیض سے
صدقۂ احمد رسولِ پاک کے
آپ کے الطاف سے کیا دور ہے
آپکا نقش قدم ہے بخش و کرم
سورۂ واللیل وصف مو شریفا
واسطے شاہ و گدا کے اے نبی
واسطے تسلیم کے ہے دور مین
آپکی یا مصطفٰے اکیا شان ہے
روز محشر یا نبی ہے التجا
شاہ عالم ہے وہ بیشک خوش نصیب

سارا عالم ہے اوسیکا میہمان
جب مرا ورد طیبہ ہو میرے برزبان
قبر مین ہو میری جنت کا مکان
جو ملے مجکو بشاشت کی جہان
پوچہنے والون کو دیتا تہا نشان
والضحٰے مین ہے رخ روشن بیان
منبع حاجت ہے تیرا آستان
روز و شب گرد زمین یہہ آسمان
عرش اعظم کی نہین یہہ عز و شان
ساتہہ اپنے مجکو یون لیس وہان
آپکے روضہ کا جو ہے پاسبان

آپکی امت مین عاجز ہے خلیل
اسپہ کر نار حسم فخر مرسلان

نبی یکتا ہین سب اپنے جسم و جان مین
عروج ہر نبی ہے اک مکان تک
ترے ہی نام کو رٹتا ہے ہر دم
جو ہین شیدائے گلزار محمد

ملک اون سا نہین ہے آسمان مین
نشان تیرا ملا ہے لامکان مین
فدا ہو کر گے گل ہر بوستان مین
او نہین کب چین ہے باغ جنان مین

خلیل ایسی غزل تمنے لکہی ہے
کہ گویا گل کہلا ہے یہہ خزان مین

میری ہر دم ہے محمد یاد مین
ہو گیا دیدار حضرت کا نصیب

سرو مین گل مین وہ ہے شمشاد مین
کیا اثر ہے میری ہر فریاد مین

کام کب غیرون سے نکلے وہ بھلا
جو اثر ہے آپکی امداد مین

دعوت حضرت سے ایمان لائے سب
کیا تھی برکت آپ کے ارشاد مین

شکر ہے حب نبی کا اے خلیل
گل کھلا ہے جو دل ناشاد مین

مجھے نفس سے آپ حضرت بچا دین
بلائین دو عالم کی مجھسے اوٹھا دین

یہی التجا ہے کہ روز قیامت
تمام آگ دوزخ کی ہمپر بجھا دین

کرٹی اوس گھرٹی جو کہ ہمپر پڑے بس
اوسے عین رحمت سے ہمسے ہٹا دین

جو ہو تشنگی وان یہ غالب ذرا بھی
تو اک جام کوثر سے ہمکو پلا دین

اکیلا نچھوڑین وہان مجکو اک دم
قدم آل اطہر کے اپنے ملا دین

نہ جنت کی جانب کرون رخ کبھی بھی
جو اک بوے زلف معنبر سنگھا دین

جو بیتاب ہونے لگے دل مرا وان
تو جلدی سے اک اپنا جلوہ دکھا دین

مین بیمار فرقت ہون میری خبر لو
مریض محبت کو اپنی شفا دین

فرشتون کا ہو مجھپہ احسان کامل
جو حالت مری سب یہہ اونکو سنا دین

وہی عاشق ذات پاک نبی ہین
جو سب نام پر اون کے دولت لٹا دین

طلب ہو جو کھانے کی محشر مین ہمکو
نبی میوے جنت کے ہمکو کھلا دین

کرین زنگ دل سے مرے جب جدا آپ
تو بس نور سے سینہ اپنے جلا دین

جو پہونچین مدینہ کی جانب کبھی ہم
تو غل وان سلامون کا چلکر مچا دین

تمنا یہی ہے کہ حق سے وہان پر
عنایت سے فردوس ہمکو دلا دین

خلیل اوس نبی سے تمنا یہہ ہے بس
مرے دل مین تخم محبت جما دین

لکھون کیا مدح اوسکی داستان مین
سماوے کب زمین و آسمان مین

رکھو عشق محمد دل مین مخفی
عجب لذت ہے اس سوز نہان مین

رچا ہے عشق احمد میرے تن مین
رگ و پے بال بال اور استخوان مین

لکھون مین مدح حضرت کی وہ نادر
کہ ہو جا نام میرا بھی جہان مین

لگا دل شاہ یثرب سے تو اپنے
بھلا حاصل ہے کیا عشق بتان مین

درخت گل پہ بلبل مدح گو ہے
ہر اک مرغ سحر بھی آشیان مین

سنو اے سامعین اب مدح حضرت
یہہ دیکھو گل کھلا فصل خزان مین

جو پہونچون جانب خلد محمد
تو ہو تاثیر میری ہر فغان مین

کرین حضرت مری جانب اشارہ
کہ وہ عاشق ہے میرا کاروان مین

سنین جب میری مدحت اہل دانش
کہین کیا طرز ہے تیرے بیان مین

محبت مصطفےٰ کی میرے اندر
سمائی دل مین بھی اور جسم و جان مین

طفیل مدح حضرت وقت پیری
مرے ہو تاب جسم ناتوان مین

خلیل انداز اس مدحت کا ہے خوب
عجب جوہر ہے تیری اس زبان مین

ردلیف واو

مرے دلمین ہمیشہ یہ تعشق مصطفائی ہو
رہون اس راہ مین آگے مرے پیچھے خدائی ہو

تمنا ہے یہی دل کی ترے آستانہ پر
ابد تک میر سر اے مولا وہان پر جبہہ سائی ہو

پھنسا ہون دام فرقت مین بہت بیتاب رہتا ہون
خدا کیواسطے حضرت مجھے اس سے رہائی ہو

جو پہونچون مین مدینہ مین وہین رہنے کو جا ملجا
قیامت تک مجھے وان سے نہ ہرگز بس جدائی ہو

لگاؤن سرمہ سا آنکھون مین خاک پاک تربت کے
مرے چشمون سے شکوری نہایت روشنائی ہو

نہین درکار سلطانی مجہے اس ہند کی ہرگز
مدینے کی مجہے حاصل خدایا بس گدائی ہو

خلیل اس ہند سے ہمکو خدا لیجا سوے یثرب
مدینہ کے ہر اک ساکن سے میری آشنائی ہو

کوئی دن چلکر کے یثرب کا تماشا دیکہلو
اوس مدینہ پر خدا کی ہے عنایت بیشمار
دیکہہ لو چلکر کے وان صورت رسول اللہ کی
دل کے آئینہ مین سب کچہہ وان نظر آجائیگا
دیکہنا منظور گر حسن ازل کا ہے تمہین
ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ چل کے یثرب کا تمام
دیدۂ دل مین ہی جلوہ مصطفے کا بکلام

جیتے جی جنت کا گل اچہے سے اچہا دیکہلو
تم نظر سے اوسکو اپنی خوب اچہا دیکہلو
قدرت حق کا وہان پر پورا نقشہ دیکہلو
دیکہہ لو اے مومنو تم اپنا مولا دیکہلو
جلوہ گر یثرب مین رحمان کا ہی جلوہ دیکہلو
گوشہ گوشہ کوچہ کوچہ خانہ خانہ دیکہلو
گردن اپنی تم جہکاؤ دل چمکتا دیکہلو

قدرت خالق اگر تو دیکہنا چاہے خلیل
شان یثرب دیکہکر رب کا تماشا دیکہلو

تمنا ہے یہی خالق کہ یثرب تو دکہا مجکو
یہان کا بستر کمخواب تو مجہسے چہوٹا بعد
نہ مین محروم مر جاؤن تمنا دل کی پوری ہو
پڑا ہون خواب غفلت مین نہایت بیقراری ہو
نکر رسوا مجہے ہر سو پہر امت مجکو تو در در
نکر مدفون یہان ای رب نہین دل کو گوارا یہہ
ارے مرغ سحر آکر کبہی تو شاد دل کر تو
در فیض محمد سے بہلا محروم کیون پہرتا

ذرا بس کراری فرقت نہ اتنا تو ستا مجکو
تو اب خاک مدینہ پر بلا بستر سلا مجکو
زمین ہند سے احمد مدینہ مین بلا مجکو
ذرا اس خواب غفلت سے خدایا اب جگا مجکو
نبی کے آستانہ پر قیامت تک جہکا مجکو
تہ خاک مدینہ ہی تو اے خالق دبا مجکو
نبی کی تربت انور کی باتین کچہہ سنا مجکو
جو مانگے ہے حضرت سے ہمیشہ وہ دلا مجکو

نکر عشق بتان ہیشہ خلیل مدح گو اپنا

دعا کریہہ کہ اے خالق محمد کا بنا مجکو

مدینہ میں چلو سب تم تکیں روضہ کے وان کو ؛ وہی دربار پیارا ہے مری خلاق اکبر کو

نہیں دریا سے کچھ وحشت نہ کچھ خواہش ہے کشتی کی ؛ ہمارا پایۂ شوق دل کریگا طے سمندر کو

جو پہونچوں میں مدینہ میں تو پھر اوس جا پہ بیٹھ جاؤں ؛ نہ پھر میں ہند کو لاؤں نہ لاؤں یاد میں گھر کو

فدا ہو جاؤں وہیں جان دوں نہ پھر ہرگز تامل ہو ؛ کہیں قسمت سے گر دیکھوں دلا شکل پیمبر کو

شجاعت ختم طاقت ختم تھی حضرت کے بازو پر ؛ اوٹھا کر پھینکدیتے تھے ہزاروں من کے پتھر کو

فلک ہے جبہہ سا ہر دم سر روضہ کے گرداگرد ؛ کیا ہے تیرے ہی در پر ملایک نے نگوں سر کو

عجب دیوان لکھتا ہوں میں مدح شاہ یثرب میں ؛ سخنور میں کہاں دیکھیں مرا اس نیک جوہر کو

خلیل اسم محمدؐ ہے مرے دل کو بہت مرغوب
چلو یثرب میں ہم دیکھیں نبی کے نور انور کو

چلو چلکر مدینہ کا کسی سے راستہ پوچھو ؛ بہت جلدی وہاں جائیں کوئی ایسا پتا پوچھو

پڑا ہوں ہند میں ابتر بحال خستہ و بدتر ؛ کبھی تو میری حالت کو حبیب کبریا پوچھو

زیارت خانہ کعبہ کا فراجاج سے پوچھو ؛ دل شیدا سے روضہ کا سراسر ذائقہ پوچھو

زیارت خواب میں ہووے کسی صورت محمد کی ؛ یہی چھپکر دلا پوچھو اسی کو برملا پوچھو

خلیل اوسکے تصور سے ہمیں ہے مدعا حاصل
تصور کا کسی کامل سے جاکر مسئلہ پوچھو

نور حضرت کا ہے ظاہر چار سو ؛ زیر و بالا میں یہی ہے اور رو برو

یاد رکھ ورد درود مصطفےٰ ؛ جو وظائف کی ہے تجکو جستجو

عشق کامل دے محمد کا مجھے ؛ اے خدا کر پوری میری آرزو

ہو وظیفہ اسم احمد روز و شب ؛ شاہد مقصد مراد کھلائے رو

عشق احمد میں جو اپنی جان دے ؛ دو جہان میں ہے وہی بس نیک خو

ہے شفاعت باعث عفو گناہ | اور فرمانا ترا لا تقنطو
شہر یثرب مین خدا ہو نجا کہیں ما | مت پہرا در در مجہے اور کو بکو
یا محمد جب ہو روز دار گیر | تم ہی رکہنا میری او سدم آبرو
لایق دوزخ مرے اعمال ہین | حق نہ دیکہے میرے بد اعمال کو
ہو دم آخر مرا حب یا اله | ہو زبان پر میری جاری ذکر ہو
انبیا کا مصطفے سردار ہے | کوئی ایسا تہا نہووے گا کبہو
جسکا حامی ہو سنے با عطا | اوسکا دوزخ مین نجاوے ایک ہو

تیرا حامی ہے خلیل اسم نبی
کچھ نکر دہشت جو شیطان ہے عدو

محمد مصطفے اکا حبیب خدا خود ہی ثنا گر ہو | ادا بندے سے ایسے کی بہلا پہر مدح کیونکر ہو
جو رتبہ حق نے بخشا ہے تجہے ای سرور عالم | ملک کو وہ نہین حاصل نہ انسان کو میسر ہو
حبیب کبریا تم ہو شہ ہر دو سرا تم ہو | محمد تم ہو احمد ہی تمہین سردار و سرور ہو
بتا دو راہ حق مجکو کہ تم ہو راہبر میرے | ہمارے ہین نصیب اچہے کہ تم امت کے رہبر ہو
کریم الخلق و خوش صورت خوشا سیرت مہ کامل | گروہ اولیا کے تم محمد نام افسر ہو
خجل شمشاد ہی قد سے پسینہ سی ہے عنبر بہی | امام انبیا تم ہو ہر اک مرسل سے برتر ہو
گل تر رخ پہ قربان ہے لبوں مین لعل و مرجان ہین | خجل ہی جود سے بادل تم آقا بندہ پرور ہو
شب معراج مین تو نے جو پایا منصب عالی | کہان حاصل ہیہ موسی کو کہ تم ایسے دلاور ہو

خلیل مدح گو کو بھی بلانا باغ جنت مین
تمہین اسکے معاون ہو تمہین عالم کے یاور ہو

ردیف ہاے ہوز

روضہ حضرت کا دکہا دو آہ آہ
آگ سینہ کی بجہا دو آہ آہ

دل ترٹپتا ہے زیارت کے لئے
پردہ رخ سے اب اوٹہا دو آہ آہ

ذکر عالم کا مجہے بہاتا نہین
نام احمد کا سنا دو آہ آہ

چاہئے دل مین مرے نقش نبی
غیر کا نقشہ مٹا دو آہ آہ

آتش عشق نبی اب زود تر
میرے دل مین تم لگا دو آہ آہ

مین مریض ہجر احمد ہون طبیب
تم مجہے کیونکر شفا دو آہ آہ

تشنۂ دیدار حضرت ہون کمال
ساغر الفت پلا دو آہ آہ

منتظر ہون کب بلائین مجکو آپ
آ ادہر کی تم صدا دو آہ آہ

اس خلیل بنیم جان مداح کو
غم سے فرقت کے چہوڑا دو آہ آہ

محبت سے حضرت کی یہہ میرا سینہ
ہوا صاف ہو جیسے روشن نگینہ

بلالو مدینہ مین تم یا محمد
یہان ایک ساعت ہے گویا مہینہ

تجہے حق نے برتر کیا عالمین سے
یہہ عالم ہے سب تیرا اتارہ کمینہ

محمد کے سب آل واصحاب خوبین
محبت تو رکہہ سب سے رتگر تو کینہ

مرے دل مین الفت نبی کی ہے دائم
یہی اپنا زر ہے یہی ہے خزینہ

جہانتک ہوا انبیا کو جو اعزاز
ترے کاخ کا ہے وہ زیرینہ زینہ

یہی ہے تمنا کہ اے میرے خالق
مرا شہر یثرب مین ہو مرنا جینا

خلیل آپ کا مدح گو یا نبی ہے
دکہاؤ اسے اپنا شہر مدینہ

سارے عالم کے محمد بادشاہ
لطف سے میری طرف بہی اک نگاہ

ہو نہ مال وزر کی الفت اے کریم
ہو محمد کی مجہے بس دل سے چاہ

عشق محبوب خدا حاصل تو کر
جنتی ہین جو گدا تیرے نبی
تیرا ثانی کوئی دنیا مین نہین
تیرا ادنیٰ بندۂ چاکر ہے وہ
انبیاے سابقین کی امتین
مجکو لیچل اے خدا سوے حبیب
تیرا عالی ایسا منصب ہے نبی
رنج فرقت کا تری کیا ہو بیان
درد میرا ہے محمد یا نبی

حق کے پانے کی یہی ہے راستہ راہ
چھوڑکر سب تخت و مال و فوج و جاہ
جن بشر حور و پری اور مہر و ماہ
ہے جو عالم مین نشہ تخت و کلاہ
ہین حقیقت مین تری وہ سب سیاہ
ہے دعا میری یہی شام و پگاہ
گھستے ہین در پر ترے عالم جباہ
ہو گیا ہون غم سے اوسکے مین تباہ
روز و شب ہر آن و ساعت سال و ماہ

عرض یہہ کرتا ہے تجھسے بس خلیل
روز محشر میرا کر دیجو نباہ

محمد سے صاحب یقین پر ہے تکیہ
بھروسا نہین کچھہ عمل کا تو مجکو
زر و مال کچھہ کام آوے نہ میرے
مددگار میرے ہین اصحاب احمد
نہین حور و یوسف سے مجکو غرض کچھہ
نہین مسند اطلس و فر کی خواہش
ہماری سی قسمت کہان ہے کسیکی
ملا قرب موسیٰ کو طور زمین پر
محمد نبی مصطفےٰ اکا ہمارے
ہمارا تو اے اہل عالم ہمیشہ

رسول خدا اور امین پر ہے تکیہ
حبیب خدا نازنین پر ہے تکیہ
مجھے عاشق اہل دین پر ہے تکیہ
مجھے اون کے ہر کمترین پر ہے تکیہ
مجھے اپنے احمد حسین پر ہے تکیہ
مدینہ کی خاکی زمین پر ہے تکیہ
کہ عرش برین کے مکین پر ہے تکیہ
محمد کا عرش برین پر ہے تکیہ
جہان ہے قدم بس وہین پر ہے تکیہ
خدا کے فقط جانشین پر ہے تکیہ

سفر کو مدینہ کے اپنا خلیل اب
توسن ہے سدا الشپت زین پر ہی تیہہ

ردیف یاے تحتانی

چاہتا ہون مین مدح محمد و ثنا کیو اسطے
لب کہلا ہے میرا ہر دم اب دعا کیو اسطے

نام احمد پر فدا کر مال اپنا اے فقیر
چہوڑ مت پیسہ تو اپنے اقربا کیو اسطے

یا محمد میری حل کر مشکل اپنے فیض سے
حضرت رب جہان نام خدا کیو اسطے

صدق دل سے جو کہ آوے مطلب اسکا ہو حصول
تیرے در پر یا محمد التجا کے واسطے

روضۂ اطہر کی لاؤ خاک پاک بے بہا
کیون مہوس غم کہوئے کیمیا کیو اسطے

مصطفے کو پہلے راضی تم کرو ای اہل دل
ہے یہی حیلہ خدا کی ہر رضا کیو اسطے

احمد دلبر پہ کرتا ہون مین قربان جان و مال
سب یہہ چیزین کم ہین ایسے دلربا کیو اسطے

کسلئے دنیا پہ ایسا مبتلا ہوتا ہے تو
غم کیون کہوتا ہے اپنی بیوفا کیو اسطے

عشق احمد کے سوا توشہ نہین ای اہل عشق
سوچ لے اپنے تو دل مین انتہا کیو اسطے

مصطفے کے ہجر کا مین ہون مریض ناتوان
کیون عبث بازار جاتے ہو دوا کیو اسطے

چہوڑ کر یا مصطفے تجکو بہلا جاؤن کہان
تجہہ سوا ہے کون حامی بے نوا کیو اسطے

ہر ضعیف و ناتوان پر ہے سخاوت آپکی
عام بخشش ہے ہر اک بیدست و پا کیو اسطے

یہہ خلیل نیجان عاجز پڑا در پر ترے
حکم جنت ہووے اس عاجز گدا کیو اسطے

غرض مجکو نہین کچہہ خاندان سے
نہ کچہہ مطلب مجہے نام و نشان سے

گدائی دے محمد کی الہی
سروکار اب نہین ملک و مکان سے

ترے ہی شہر مین جا کر یہہ دم لے
جدا ہو مرغ جان جب آشیان سے

جو پہونچون قرب مین تیرب کے اوسلام
محمد کی گدائی سے ہے یہہ خوشتر
قریب روضۂ حضرت جو پہونچون

مجھے بلوائین حضرت کا روان سے
جہان کی سلطنت اور آسمان سے
تو پوچھین تو ہی آیا کب کہان سے

محمد کی صفت عشاق آکر
بہت پوچھو خلیل نکتہ دان سے

تیرے بندے ہین ہمیشہ حور و غلمان آدمی
صدق دل سے نام پر تیرے فدا ہین تمام
جود و بخشش کو تری سب دیکھہ حیران ہو گئی
جب شب معراج حق نے تہا بلایا اپنے پاس
فیض سے تیرے محمد ہین یہہ سارے بہرہ یاب

مدح گو تیرے ہین ہر جا حور و غلمان آدمی
قیصر و فغفور و دارا حور و غلمان آدمی
ابر و معدن چاہ و دریا حور و غلمان آدمی
گرد رہے تہے سارے چرچا حور و غلمان آدمی
مور و مار و جن و کوا حور و غلمان آدمی

یہہ خلیل مضطرب کیا مدح تیری کر سکے
مدح گو تیرے ہین مولا حور و غلمان آدمی

مجھے عشق نبی اے دوستان ہے
نچھوڑون گا کبھی عشق محمد
خبر لیجے محمد میری للہ
ہوا ہون اسقدر محو محمد
ہر اک جا نور احمد جلوہ گر ہے
زبان شیرین ہے میری نطق خوشتر
نہین ہمسر ترا کوئی محمد
مرا سینہ ہے نار عشق احمد
گیا تو تسین سے آگے کہین تو

جگر کا خون میرے کہکشان ہے
مخالف میرا گو یہہ آسمان ہے
کہ شیدا یہہ تمہارا ناتوان ہے
کہ مجھپر جامہ ہستی گران ہے
تجلی شمع احمد کی عیان ہے
مرا مرغ سحر بس ہمزبان ہے
مکان لامکان تیرا نشان ہے
یہہ چرخ نیلگون اوسکا دہوان ہے
خدا جانے کہان تیرا مکان ہے

مدینہ کے درختون کا تصور — مرے دل کا یہی بس آشیان ہے
بیان ہو کسطرح ہجر محمدؐ — بڑا دفتر ہے عالی داستان ہے
ملا یان تیرے در کو آ کے جو مین — ترا یا مصطفےٰ وہ آستان ہے
ہر اک جا روے انور پر تو افگن — ہر اک جا زلف بھی عنبر فشان ہے
کرین ہین جن و انسان تیری مدحت — ترا ہی نام ورد بے زبان ہے
رخ روشن پہ صدقے ہی یہہ خورشید — دہان احمدی اک عطر دان ہے
عجائب مدح کی تحریر مین نے — مرا دل مصطفےٰ کا رازدان ہے
محمد ہے سنو سردار عالم — محمد کاشف راز نہان ہے

خلیل امید یہہ رکھتا ہے تمسے
کہ پوچھو حشر مین اسکو کہان ہے

آبرو میری بدولت تیری سرور رہگئی — تیری رویت کے لئے جان تن سے باہر رہگئی
تن مرا آیا عرب سے اسجگہہ اید وستو — روح میری مصطفےٰ کے خاص در پر رہگئی
کعبہ سے ایسا مین دوڑا جانب یثرب کہ بس — جس جگہہ بیٹھا تھا اوسجا میری چادر رہگئی
روضۂ اطہر کو دیکھا جب مری آنکھون نے تب — خواب مین بھی میری پتلی جانب در رہگئی

عشق احمد سے خلیل اپنے دل بیتاب مین
روز و شب دل مین مرے یاد پیمبر رہگئی

آہ و زاری اور اپنی دل ہی لیجائینگے — پیش خالق کیون بھلا دست تہی لیجائینگے
گو نہین اعمال نیکو پر ہمین کیا خوف ہے — ہم خدا کے سامنے عشق نبی لیجائینگے
ہجر احمد سے تڑپتی ہے بھلا کیون یہہ روح — شہر یثرب مین ملک اسکو کبھی لیجائینگے
بخشی جائینگی خطائین ساری امت کی عجب — بخشش حق امت کو احمد کی علی لیجائینگے
آئیگا دریاے رحمت جوش مین اللہ کا — جب زبان پر لفظ حضرت امتی لیجائینگے

بیخود و مدہوش عشق مصطفی ابین ہو کمال
سامنے حق کے یہہ اپنی بیخودی لیجائینگے

تحفۂ اعمال حق کو کیا دکہائینگے بہلا
داغداری پیش حق اور عاشقی لیجائینگے

راہروون کے ساتہہ محشر مین چلینگے ہم خلیل
دولت عشق محمد بس یہی لیجائینگے

بنے شہر یثرب مین تربت ہماری
الہی کہین ہو یہہ قسمت ہماری

عنایت کرین گر محمد ذرا سی
تو بیشک ہے مملوک جنت ہماری

کہین گے یہہ محشر مین حضرت محمد
خدا سے کہ ہے سب یہہ امت ہماری

چلے ہند سے اب مدینہ کی جانب
ملے ہمکو قسمت سے رخصت ہماری

خدایا تو کر خواب مین ہی میسر
محمد سے صاحب سلامت ہماری

دکہائین ہمین روے انور پیمبر
مدینہ مین ہو بس یہہ دعوت ہماری

بنے حشر مین چہرہ روشن ہمارا
مصفا مجلا ہو صورت ہماری

ہمین اپنے خالق سے بے شبہ یارو
دلائیگی جنت محبت ہماری

تو چل بلبل روح یثرب کی جانب
سنا مصطفی کو حکایت ہماری

ملے ہمکو دیدار شہر مدینہ
یہی ہے خدایا سعادت ہماری

ملی ہمکو جب سے یہہ حب محمد
تو بس روز افزون ہے شوکت ہماری

چہپائی ہے دل مین محبت نبی کی
یہی زر ہے میرا یہہ دولت ہماری

رہین پہر مدینہ مین بے غم ہمیشہ
جو ہو جاے کچہہ وان رفاقت ہماری

یہی ہے تمنا کہ بس روز محشر
کرے حق سے احمد شفاعت ہماری

خلیل اب لکہا کر تو نعت محمد
کہ شاید ہو مقبول مدحت ہماری

بڑی ہے شان تیرے ہر گدا کی
ہوئی مقبول جو اوسنے دعا کی

بڑی ہے دوستو میری یہہ قسمت لکھی مدحت جو محبوب خدا کی
سدا ہے سجدہ گاہ قدسیان وہ جہان ہے کھوج تیرے نقش پا کی
کہین گے حشر مین سارے ملایک خدا سب ہے یہہ امت مصطفےٰ کی
گئے جب عرش پر حضرت محمد ہوئی عزت بڑی عرش علا کی
سبہون پر تہی عنایت تیری احمد ہمیشہ تو نے ہمپر بس عطا کی
لکھی جب نعت حضرت مین غزل یہہ خلیل احمد نے ہمپر تب بنا کی

ہمارے دل مین احمد کا تعشق بس سمایا ہی فزا عشق محمد مین ہمیشہ خوب پایا ہے
کوئی ہے زہد پر نازان کوئی عابد ہوا یارو مگر ہمنے تو دلمین عشق حضرت کا چھپایا ہے
ترا وہ مرتبہ عالی خدا نے ہے کیا احمد کہ ہر اک شیر نے آکر قدم پر سر جھکایا ہے
ملک جن و فلک حور و پری غلمان جنان دوزخ زمین آب و ہوا خاطر تری حق نے بنایا ہے
خلیل اس مدح کو سنکر سخنور یہہ لگے کہنے عجب مداح نبی کا یہہ نیا مضمون اوڑایا ہے

آگ دل مین مرے لگا دیجے عشق کی راہ کچھہ بتا دیجے
اے نبی کریم اک جلوہ مجکو للہ اب دکہا دیجے
ہوا مریض محبت احمد وصل کے جام سے دوا دیجے
قرب احمد ہو مجکو بس حاصل راہ ایسی مجہے بتا دیجے
لذت عشق ہو ترقی پر علم ایسا مجہے سکہا دیجے
طے منازل کرون باسانی چاشنی ایسی کچھہ چکہا دیجے
مشک کی شکل ہو مری بس گور تن مین بو ایسی بس لبا دیجے
دل تڑپتا ہے بات سننے کو راز الفت کوئی سنا دیجے

یا نبی مصطفےٰ اے عجبز تیرے
میرے سب تم گناہ و عصیان کو
بن تمہارے کہون مین کس سے یہہ
حسب یہہ مفتون خود خدا ہی ہے
ہے تمنا یہہ دل کو بس میرے
نار دوزخ مجہے جو دے تکلیف
دل کی امید ہے وصال رب
جلوہ اپنا دکہا کے یا حضرت
مجکو در پر بلالو اپنے تم

کون حامی مرا بتا دیجے
حق تعالےٰ سے بخشوا دیجے
حق سے واصل ذرا کرا دیجے
ایسی صورت مجہے دکہا دیجے
میرے رب سے مجہے ملا دیجے
آب رحمت سے وہ بجہا دیجے
میری لللہ التجا دیجے
مست و بیخود مجہے بنا دیجے
پردۂ لعب یہہ اوٹہا دیجے

کوثر و راحت و لسے دیدار
اس خلیل اپنے کو جزا دیجے

محمد مصطفےٰ کی سب جہانمین بادشاہی ہے
گروہ اولیا نے اور گروہ انبیا نے ہی
تو نبی متبوع عالم ہے تو ہی سردار سبکا ہی
جو تجہسے پہر گیا دوزخ مین بیشک وہ گرا انسان
یہہ دیکہو تو یہہ مداح حضرت وقت گرمی کے
درودین مصطفےٰ پر جو کہ پڑہتے ہین دل و جان سے

بڑی دولت محمد نے خدا اپنے سی پائی ہی
ترے ہی در پہ گردن آکے سب نے لی جہکائی ہی
ترے حکم قضا تابع کی تابع کل خدائی ہے
اوسی نے دونو عالم مین سدا ذلت اوٹہائی ہی
سرون پر اون کے خالق نے گہٹا رحمت کی چہائی ہی
دلون مین اون کے آئینہ سے بڑہکر بس صفائی ہی

لکہا کر مدح حضرت کی خلیل اس دار فانی مین
برائے مدح خالق نے زبان تیری بنائی ہی

یہہ بندہ ترا بس ہوا چاہتا ہے
دوئی اور غفلت سے سینہ کو اپنے

نبی چاہتا ہے خدا چاہتا ہے
خدا کی قسم بس صفا چاہتا ہے

یہہ دل نور عرفان سے اے میرے خالق
سراسر سراپا بہرا چاہتا ہے
جدا جو ہوا ہے یہہ دلبر سے اپنے
تو پھر اوس سے دل یہہ ملا چاہتا ہے
یہہ بیمار عشق محمد ہے الٰہی
ترے در سے اپنی دوا چاہتا ہے
گدا تیرے در کا رسول مکرم
یہہ بندہ ترا اِس بنا چاہتا ہے
ترے دل سے اپنے یہہ بندہ کمینہ
رضا بس رضا اور رضا چاہتا ہے
ترے در پہ تسلیم کو مہر تابان
گرا بس گرا اب گرا چاہتا ہے
یہہ بندہ محبت نبی کی ہمیشہ
خدا اپنے کی اور ولا چاہتا ہے

ترے در پہ آ کر شہ دوسرا یہہ
خلیل اِس صفت کا صلہ چاہتا ہے

کسی کے منہ سے احمد نام بس جس دم نکلتا ہے
کلیجہ منہ کو آتا ہے مرا اور دم نکلتا ہے
ہوئی ہے بیخودی ایسی کہ ہر ساعت جو منہ سے
احد احمد کا بس چرچا سدا باہم نکلتا ہے
کرون اس لام کا کل کی بہلا کیا مدح اے احمد
کوئی کافر ہوا اس سے کیسا خم نکلتا ہے
نبی کی مدح مین کلمہ اگر منہ سے نکلتا ہے
تو سب کہتے ہین در ایسا صدف سے کم نکلتا ہے

خلیل اوس کوے احمد مین اگر آیا کوئی محزون
تو وان سے ایکدم مین وہ خوش و خرم نکلتا ہے

ہاے جلوہ دکہا دیا کسنے
مست و وحشی بنا دیا کسنے
مست کس مے سے ہو گیا ہون مین
وصف دلبر سنا دیا کسنے
حال بیخود مرا ہوا اب کیون
ساغر مے پلا دیا کسنے
آہ سوزان سے دل یہہ جلتا تہا
اوس جلن سے بچا دیا کسنے

اے خلیل اب چلو ذرا شرب
یان تجہے خوار کر دیا کسنے

عاشق احمد مدینہ سے ٹپکتا جاے ہے
ماہی بے آب سا یہ دل پھڑکتا جاے ہے

اسقدر گریان ہوا ہون عشق احمد مین محو تش
اشک آنکھون سے مری ہر سو ٹپکتا جاے ہے

لکھ رہا ہون وصف جو حضرت رسول کردگار
مشک کی مانند کاغذ یہہ مہکتا جاے ہے

عشق احمد کی نسیم روح افزا سی مرا
غنچہ دل دمبدم یارو چٹکتا جاے ہے

آفتاب عشق احمد سے مرا دل ای خلیل
دمبدم ہر آن وساعت بس چمکتا جاے ہے

اختتام دیوان

قصیدہ در نعت حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم

ہوے عالم مین جب حضرت نمایان
ہوا بس ذرہ ذرہ اوس سے نازان

ملک جا کر ہین ادنے اونکے سارے
اونہین کا نام لیتا ہے ہر انسان

مجھے اے رب تو گویا کر دے ایسا
کہ ہو جاؤن مین ہر دم گوہر افشان

محمد عالم علم لدنی
ملک ہین سامنے اوسکے سب انجان

لکھون مین مدح حضرت کی نکیونکر
کہ ہے یہہ آخرت کا میرے سامان

رہون مین مدح گو اے رب نبی کا
رہے جب تک مرے تن مین مری جان

خدا کے بعد بڑھکر تو ہی سب سے
یہی مدحت ہے تیری وصف شایان

رہے الفت نبی کی مجکو حاصل
کہ جبتک جان ہو میرے تن مین مہمان

ترا دربار شاہا ہے وہ عالی
ملایک جسکے ہین ہر دم نگہبان

تسلی اوسکو حاصل ہووے دم مین
در حضرت پہ پہونچے جو پریشان

لکھون مدحت کا کیا مضمون مین انکی
کہ ہے فکر رسا اس جا پہ حیران

وہی حضرت کا مقبول دلی ہے
لکھے جو آپکی مدحت مسلمان

نزاوہ جود بخشش ای نبی ہے
کہ شرمندہ ہے جس سے ابر نیسان

رسالت سے نبی کی ہووے کامل
ہر اک مسلم کا بیشک دین و ایمان

محمد کی جہان پر ہے وہ بخشش
نہین ہے جسکا ثانی کوئی احسان

اوسیکی ہے سلامی کو دمادم
زمین کے گرد ہیہ گردون گردان

رہون گویاے مدحت مین ہمیشہ
رہے جبتک کہ قایم دور دوران

مرادل مدح حضرت سے ہے ایسا
کہ جون عالم مین ہے مہر درخشان

ہو جس دل مین محبت اوس نبی کی
وہ شمع دل اہو بس رشک چراغان

خدایا تو دکہا مجکو مدینہ
کہین ہووے یہہ طے میرا بیابان

مجہے تو آب زمزم اب پلادے
نہین درکار مجکو آب حیوان

لگاؤن آنکہہ مین خاک مدینہ
کہ تا حاصل ہو بس نور فراوان

ہنساؤ مجکو اپنی دید سے تم
رہون فرقت مین کب تک تیری گریان

بہت رویا ہون فرقت مین تمہاری
مجہے اب تم کرو اک لحظہ خندان

محمدؐ تم حبیب کبریا ہو
تمہین ہو افتخار کل رسولان

نبی کے عشق کی آتش لگادی
تو کر آباد میرا دل یہہ ویران

کرون کچہہ بہی توجہ مین نہ ہرگز
جو استقبال کو آوے وہ رضوان

نہین رخسار احمد کی برابر
گلون پر ہے یہی آواز مرغان

بڑا ہی خوش نصیب اوسکو مین جانون
جو حضرت کا بنے جا کر کے دربان

جو اون پر لطف حق ہے وہ کہان ہے
بہلا اورون پہ ایسا لطف رحمان

عیان ہے تن پہ میرے حب احمد
اوسیکا عشق ہے دل مین بہی پنہان

خدا اگر دیوے مجکو پر ذرا بہی
تو ہو جاؤن مدینہ ہی کو پران

جہان پر ہے محمد کی عنایت
کہ سب پر جیسے ہین الطاف یزدان

تری ادنی صفت مین هم هین عاجز ۔ ترا هو وصف هم سے کب بپایان
تمنا هے یهی دل کی کہ اب مین ۔ مدینه کو چلون افتان وخیزان
جدا هون جب سے مین اپنے نبی سے ۔ اوسیکے وصل کا هر دم هون جویان
تری هی یاد مین رهتے هین هردم ۔ جهان کے سروران و تاجداران
تری مدحت مین گویا هے یهه عالم ۔ تری هی شان مین نازل هے قرآن
محمد افتخار هر دو عالم ۔ محمد هے فقط شمع شبستان
چلو جاکر کے دیکھو شان حضرت ۔ نمونه هے اوسیکا یهه گلستان

خلیل مدح گو نے یهه قصیده
لکھا هے تاکه هو مقبول سبحان

قصیده در شان خاتم النبیین صلی الله علیه وسلم

مجمع نور قدم اور باکرم یهه هی تو هین ۔ سرور عالم رسول محترم یهه هی تو هین
منبع حسن شیم اور مصدر فیض اتم ۔ باانسب عالی حسب والاهمم یهه هی تو هین
باخدا شاه عجم مرات شان ایزدی ۔ مظهر فیض اعم فخر امم یهه هی تو هین
مهبط روح الامین اور افتخار مرسلین ۔ صاحب دار الشرف بیت الحرم یهه هی تو هین
باعث ایجاد خلق و موجب بنیاد کون ۔ دلربائے دهر مرضی النسم یهه هی تو هین
جامع اوصاف خوبی قاطع کفر و ضلال ۔ مسند شاهی نشین اور محتشم یهه هی تو هین
صبح رو اور شام مو هے وصف جسکا بکلام ۔ سرور دین نور رب سر تا قدم یهه هی تو هین
مصطفے اور مجتبے اصل علے اعلی انبی ۔ اسم اعظم افضل و اکمل اتم یهه هی تو هین
غیرت فغفور چین اور بادشاه کل زمین ۔ غیرت قیصر بلا شک رشک جم یهه هی تو هین
جسکا هے لطف عمیم اور خلق هے ازبس کریم ۔ وه علیم نکته زا فرخ شیم یهه هی تو هین

جسکے قدموں سے زمین ہی غیرت چرخ بریں ۔ باکمال سرمدی نصرت علم یہیہ ہی تو ہین
دار برتر کے مکین محبوب رب العالمین ۔ ماہ کل مہر عجم دفع الم یہیہ ہی تو ہین
چشمہ فیض الہی اختر برج مہی ۔ بادشاہ کل جہان شہ بیدرم یہیہ ہی تو ہین
نور انور جسم اطہر سب سے برتر اک بشر ۔ مرجع روح قدس اور مغتنم یہیہ ہی تو ہین
باغ رحمت مین بر طرا سرو سہی شمشاد خوب ۔ مالک دنیا و گلزار ارم یہیہ ہی تو ہین
ذات اکرم خلق نیکو سید والا گہر ۔ دافع جور و جفا رفع ستم یہیہ ہی تو ہین
عرش اعلی پر گئے ہین نعلین جسکی وہ نبی ۔ ہادی دنیا و حامی امم یہیہ ہی تو ہین
قبلہ پیغمبران اور کعبہ اہل دلان ۔ منشی شان الہی بے قلم یہیہ ہی تو ہین
کہینچ رہا ہے جسکا نقشہ دل پہ عاشق زار کے ۔ اس دل مداح پر ہی مرتسم یہیہ ہی تو ہین
شہر علم دین کے اور حلم کی کان غریب ۔ درفشان اور ابر نیسان بانعم یہیہ ہی تو ہین
جلوہ فرما آسمان کے تاجدار سروری ۔ فیض بخش جملہ عالم دمبدم یہیہ ہی تو ہین
باعث شق القمر جو ذات والا ہے مدام ۔ وہ شہ خیل رسل فیض اعم یہیہ ہی تو ہین
والضحی جسکا ہے رخ واللیل جسکی زلف ہے ۔ وہ تن نیکو لقا والا ہمم یہیہ ہی تو ہین
تاج سر جسکی زمین اور زینہ ہین عرش بریں ۔ جسکا یہہ نکلا لامکان مین ہی قدم یہیہ ہی تو ہین
گلشن خلق حسن اور صاحب خیر الزمن ۔ غیر حق سب سے زیادہ حق سے کم یہیہ ہی تو ہین

کیا عجب نادر قصیدہ یہیہ لکہا ہے اے **خلیل**
جسکا عاشق حق تعالے وہ صنم یہیہ ہی تو ہین

قصیدہ در نعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فیض حضرت کا دو عالم مین ہی سب پر جاودان ۔ دشمن او سکے روز و شب کہاتے ہین تیر و سنان
دامن اطہر کا تیرے سر پہ سایہ ہے نبی ۔ نکہت کا کل سے تیری ہی طبیعت شادمان

عاشق رخسار احمد ہون مین ایسا ای حرلیف
سب گنہگارون پہ حق کا رحم ہے تیرے سبب
چشمۂ آب بقا ہے ذات تیری ای نبی
ہے نصیحت مین تری تاثیر ایسی بدر لغ
حضرت موسی و عیسی حضرت یونس تمام
آشنائے بحر عرفان تیرے جیسا اون ہے
ہو گیا ظاہر جہان مین تیرے باعث ای نبی
معرفت سے ہی بھرا تیرا مقام لقرب
تیرے جیسے جز ترے کس پر کہلی توحید رب
غیرت جنت ہوا تیرا مدینہ اے نبی
تابع فرمان ہین تیرے سارے اہل روم و شام
بے مدد استاد کے تجھپر کہلے ہین سب علوم
تیری برکت تیری فیض ہیر مدتی سے مصطفے
سب یہ تیرا فیض ہے ہر برگ و گیہ پر ای نبی
ہے تعالے اللہ تیرا مرتبہ عالی عظیم
جلوۂ نور خدا ہے تیرا رخسار صفا
ہمت عالی وہ تیری جاکے پل مین عرش پر
تو تیائے چشم عالم ہے تری خاک قدم
ہے ترے قبضہ مین عرفان ای نبی ذو الکرم
عرش خلاق جہان میں ہے شرف مین بس زیاد
مرحبا اے حق کے خالص بندۂ ذی افتخار

شمع پر پروانہ جیسے ہووے قربان خود بجان
ہے عنایت سے تری اونکو بہشت جاودان
ہے لب جان بخش تیرا وہ زلال تشنگان
تو ہوا اک پل مین عالم کا جہانمین حکمران
فیض لینے کو وہ آئین تیرے در پر ابیان
حل مشکلہائے عالم ہے ترا یہ آستان
اتقا اور زہد و عرفان کا ہر اک جا پر نشان
نخل شیرین اے نبی ہین غیرت باغ جنان
تیرے جیسا کسکو بخشا حق نے عالی خاندان
عرش سے اعلے زمین ہی اک قدم جا جہان
صاحب تشریف ہین تیرے سبب مدح خوان
کشور عرفان مین احمد تو ہوا ہے کامران
ہو گیا ہون مین جہان مین مدحگو اور خوش بیان
تیری الفت ہے شجر مین اور حجر مین بہی نہان
تابع فرمان ہی تیرا نے ہی سارا جہان
ذات باری کی ہے محبت تیرا احمد ہر نشان
گرم بستر تہا جو آیا ای نبی دم مین یہان
بیگمان بیشک تو نبی ہے اے نبی جان جہان
رحمت عالم ہے تو اور رسا حت کل طالبان
مسکن اقدس ترا اور رشک بستان جنان
مرحبا اے ذات عالی مرحبا شاہ جہان

منظہر سر الہی تیرے باعث ہی یہہ دل ۔ ہو گئے اسرار مخفی میرے دلپر سب عیان
فیض سے تیرے جہانمین ہر زمانہ فیضیاب ۔ ہو گیا ہر ہر شجر تیرے سبب معجز بیان
اور ڈکے پہوچون مین کہین سو دینہ ای رسول ۔ کر عطا اس ناتوان کو ای نبی تاب و توان
کاکل مشکین ہی تیری میری دل کو دام ہی ۔ عارض گلگون ہے تیرا ای محمد بوستان
لطف و بخشش کا تری ہے سارا عالم یہ گواہ ۔ دونو عالم مین ہی تم تو یا مصطفےٰ گوہر فشان
مصدر جود و عطا اور مظہر فیض و سخا ۔ مجمع علم و کرم اور منبع آب روان
دستگیر مرسلان اور باعث ایجاد خلق ۔ حاکم دین مبین اور اعتضاد عاجزان
برگزیدہ سب سے کر کے رکہدیا اللہ نے ۔ تیرے سر پر چتر شاہی اللہ اللہ عز و شان
تیرے ادنے سے غلامونکا ہی شیوہ فرق حق ۔ ہے صحابہ کی برابر کوئی کب عالی مکان
فتح و نصرت بہر استقبال آئی زود زود ۔ مڑ گئی گہوڑے کی تیرے جس طرف اکدم عنان
ذکر ہے تیرا جہانمین ای نبی اور شور ہے ۔ پنجگانہ مسجدون مین نام کی تیرے اذان
عاشقون کو تیرے یثرب کی خوش آتی ہی بہار ۔ خار بطحی کی جگہہ ہی انکو مثل بوستان
یہہ تمنا ہے تری درگاہ سے اے ذوالکرم ۔ ہو قبول حضرت احمد اسرار بیان
مست صہبائے تعشق سب ہے تیرے یہہ فلک ۔ تجہپہ شیدا ہین محمد دل سی سب پیر و جوان
نام تیرا حرز جان رکہتے ہین اپنی اہل چرخ ۔ ذکر پر تیرے فدا ہین ای نبی سب شیفتگان
مدحگو مور و ملخ ہین تیرے عالم مین تمام ۔ جن و انسان بہی ہین مداح اور سب قدسیان

یا محمد یا نبی ہے لب پہ میرے اے خلیل
بلبل و طوطی و قمری کا بنا ہون ہمزبان

قصیدہ در نعت حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

تم خبر لینا مری یا مصطفےٰ روز شمار ۔ مثل دشمن کیجیو مجکو نہ وان رسوا و خوار

کیا بڑھایا ہے ترا اللہ نے عز و شرف
فیض تیرے سے جہان شاداب ہے اے مصطفے
جنت الفردوس مین کب ہے فضائے دلفزا
حق تعالی نے کیا ہے تجکو اپنا عبد خاص
جب سے عالم پر تیری لطف و عنایت ہے نبی
نطق عاجز ہے بیان کوتاہ تیری مدح سے
کیا لکھون اوصاف مین تیری محمد مین کلام
چہرۂ انور ترا یا مصطفے پر نور ہے
حشمت و اقبال و دولت تیرے در کے ہین کنیز
اب بلا لیجے خدارا مجکو یثرب مین نبی
ذات عالی سے تری اس خاک کو ہے افتخار
ہے تعالی اللہ ترا کیا بڑا رتبہ نبی
بت شکن ماحی کفر و شرک و بدعت ہے تو ہی
جود کو تجہہ سے شرف اور فیض کو تجہسے مداد
سلطنت بخشین تری ادنی غلامی مصطفے
ذات تیری ذات اعظم خلق بھی تیرا عظیم
موجد اسلام تو ہے بانی ایمان تو
تو پناہ بیکسان تو رحمت حق رحمدل
روشنی تجہسے ہوئی عالم مین پیدا اے نبی
نخلبند باغ کن کا تو نہال دستان
روح جبتک جسم مین میرے رہے پر تو فگن

نام تیرا نام سے اپنے کیا ہے ہمکنار
سرو قد پر ہے فدا رخسار پر گل ہے نثار
روح بخش قدسیان جو ہے ترے در کی بہار
انبیا نے اصطفا تجہہ سے لیا ہے مستعار
پر سعادت سے ہوئے ہین سال و مہ لیل و نہار
تیری مدحت سے ثنا گر ہین جہان کی شرمسار
تیری نسبت سب بیان ہر طرحکو ہے اختصار
تہا اندہیری رات مین جون روز روشن آشکار
ثروت و اجلال و صولت تیرے ہین خدمتگار
ہند مین دل کو مرے رہتا ہے ہر دم انتشار
اور قدم سے چرخ کو تیرے کیا ہے استوار
اللہ اللہ تیری ہمت کیسا تیرا ہے وقار
سخت کافر تیرے باعث سب ہوئے ہین دیندار
ہے کرم کو عزت اور بخشش کو تجہسے افتخار
اللہ اللہ تیری قدرت اللہ اللہ اختیار
زبدۂ عالم ہے تو اور رحمت پروردگار
با ہمہ اعلی لقب تو ہے نبی والا تبار
اپنے دل مین انبیا رکھتے ہین تیرا اعتبار
رحمۃ للعالمین تو ہے بفضل کردگار
صورت دلکش سے تیری اک جہان ہے بیقرار
روز و شب مدحت تری کرتا رہون مین بار بار

عشق کی لذت تری ای مصطفےٰ دلکو لگی
بادۂ الفت کا تیرے ذائقہ ہی خوشگوار

کر تمنا پوری اے رب میری اپنے فضل سے
نخل خشک امید کا میری کبھی ہو باردار

شہر یثرب جانفزا کیسا ہے فرحت بخش وہ
روضۂ اطہر ہے دلبر خوش وہانکی ہی بہار

تیرے کوچہ کے سگون کی شکل ہی عالم فریب
ہیں مغیلان بھی وہان کی مثل سرو جویبار

خاک کا بستر وہانپر فرش مخمل سے ہی خوب
ہے روش دلکش وہانکی دلفریب اسکا نگار

نازنین انداز مین تجھسا نہین کوئی حبیب
شکل مین تجھسا نہین ای مصطفےٰ کوئی نگار

دیکھکر دیدار تیرا ہو گئی حیرت زدہ
بنگئی ہے چشم انجم نرگس با انتظار

حرز جان ہے نام تیرا ہر کہ و مہ کے لئے
تو محمد مصطفےٰ ہی خاص حق کا رازدار

آفتاب چرخ رفعت ماہتاب برج شرف
دستگیر انبیا تو ہے محمد کامگار

عرش اعظم کا تو ہی ہے ماہتاب تابناک
ہیں ستارے عرش کے تیرے محمد چار یار

ذات اقدس سے تری پیدا ہوئے خورشید و ماہ
رحم فرمانا جہانپر تیرا ادنی ہی شعار

کوئی ہمسر ماہرو تیرے نہین اے محترم
کوئی دنیا مین نہوگا تیرے جیسا گلعذار

کیا لکھوں مدحت تری ای کاشف سر حق
شمس سے ہی بیشتر تیرا جہانمین اشتہار

کیا ترا اللہ اکبر ہے شرف قرب خدا
عرش اعظم پر گیا جب تو تجھے حق نے پکار

رحم فرما میری حالت پر نہایت ہوں حزیں
ای شفیع المذنبین ہو تو شفیع نابکار

عفو ہو جائینگے عصیان تیرے بر حملہ اے خلیل
معصیت کا گو تری اے مدحگو ہی سخت بار

تمام شد دیوان خلیل

قطعہ تاریخ از جناب ڈاکٹر سید کرار حیدر رضا صاحب نہٹوری

وہ چہ نادر گفت دیوان این خلیل | خوب و خوش زیبا کلامے در بیان
جست چون کرار حیدر طبع او | گفت سالش مُد احیا ارمغان
۱۳۱۰

اعلان

واضح ہو کہ مصنف کی غرض اس کی تصنیف سے تحصیل ثواب و نفع رسانی خلایق ہے

التماس

جن صاحبان نے چندہ طبع مرحمت فرمایا ہے اونکا شکرانہ مصنف تہ دل سے ادا کرتا ہے

خاتمۃ الطبع

المنۃ للہ کہ درین آوان فرخندہ فرجام نسخہ بے عدیل یعنی دیوان خلیل من نتائج افکار شاعر شیرین مقال سخنور با کمال عاشق زار سید ابرار مداح محبوب کردگار برگزیدہ بارگاہ ایزد منان جناب مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب متخلص بہ خلیل متوطن شہر سہارنپور در مطبع برن پرکاش بلند شہر بماہ ستمبر سنہ ۱۸۹۲ع اختتام پذیرفت

قطعہ بدیع تاریخ و تقریظ نتیجہ فکر بلند طبع آسمان بلند شاعر یکتا ناثر بے ہمتا جناب مولانا مولوی شکور بخش صاحب بدایونی

شفیقم راہب ہم مثیل و ہمتا | سراپا علم و عقل و ذہن و فطنت
زالفاظش نمایان شان انجم | ز معنیش عیان لطف نزاکت
کہ تا آرم گل تاریخ در دست | بر آساید دماغ جان ز نکہت
کہ مرغ سدرہ با آواز دلکش

مرتب کرد دیوانی نوی طرز | بہ نعت حضرت ختم رسالت
ز امر شرح چون نبود مجالے | روان گشتم بگلزار طبیعت
خرامان چون رسیدم تا بگلشن | ببلبلے من خلیدہ خار حسرت
بخواندہ آیۂ دلخواہ رحمت

سنہ ۱۳۱۰ ہجری